عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۲ | ۱۰ تا ۱۶/شوال ۱۴۲۴ھ مطابق ۵ تا ۱۱/دسمبر ۲۰۰۳ء | شمارہ: ۲۸

قیمت ۷ روپے

توبہ ہماری نجات کا راستہ

ختم نبوت کا مفہوم

107 قادیانیوں کا قبول اسلام

قرب خداوندی کا معیار

اللہ کو یاد رکھیے

ماحول کے اثرات

Email: editorkn@yahoo.com Website: http://www.khatme-nubuwwat.org http://www.khatm-e-nubuwwat.com

قادیانیوں کی دعوت اور اسلامی غیرت:

س:.....ایک ادارہ جس میں تقریباً پچیس افراد ملازم ہیں اور ان میں ایک قادیانی بھی شامل ہے اور اس قادیانی نے اپنے قادیانی ہونے کا برملا اظہار بھی کیا ہوا ہے' اب وہی قادیانی ملازم اپنے ہاں بچے کی پیدائش کی خوشی میں تمام اسٹاف کو دعوت دینا چاہتا ہے اور اسٹاف کے کئی ممبران اس کی دعوت میں شریک ہونے کو تیار ہیں جبکہ چند ایک ملازمین اس کی دعوت قبول کرنے کو تیار نہیں کیونکہ ان کے خیال میں چونکہ جملہ قسم کے مرزائی مرتد' دائرہ اسلام سے خارج اور واجب القتل ہیں اور اسلام کے غدار ہیں اس لئے ایسے مذہب سے تعلق رکھنے والوں کی دعوت قبول کرنا درست نہیں۔ آپ برائے مہربانی قرآن وسنت کی روشنی میں اس کی وضاحت کردیں کہ کسی بھی قادیانی کی دعوت قبول کرنا ایک مسلمان کے لئے کیا حیثیت رکھتا ہے؟ تاکہ آئندہ کے لئے اسی کے مطابق لائحہ عمل تیار ہوسکے۔

ج:.....مرزائی کافر ہونے کے باوجود خود کو مسلمان اور دنیا بھر کے مسلمانوں کو کافر اور حرامزادے کہتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا کہنا ہے کہ: ”میرے دشمن جنگلوں کے سور ہیں اور ان کی عورتیں ان سے بدتر کتیاں ہیں۔“ جو شخص آپ کو کتا' خنزیر' حرامزادہ اور کافر یہودی کہتا ہو اس کی تقریب میں شامل ہونا چاہئے یا نہیں؟ یہ فتویٰ آپ مجھ سے نہیں بلکہ خود اپنی اسلامی غیرت سے پوچھئے۔

قادیانی نواز وکلاء کا حشر:

س:.....کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ ایک علاقہ میں قادیانیوں نے کلمہ طیبہ کے پوسٹر اپنی دکانوں پر لگا کر کلمہ طیبہ کی توہین کی' اس حرکت پر وہاں کے علمائے کرام اور غیرت مند مسلمانوں نے عدالت میں ان پر مقدمہ دائر کردیا اور فاضل جج نے ان قادیانیوں کی ضمانت کو مسترد کرتے ہوئے انہیں جیل بھیج دیا۔ اب عرض یہ ہے کہ وہاں کے مسلمان وکلاء صاحبان ان قادیانیوں کی پیروی کر رہے ہیں اور چند پیسوں کی خاطر ان کے ناجائز عقائد کو جائز کرنے کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ ان وکلاء صاحبان میں ایک سید ہے۔ برائے کرم قرآن اور احادیث نبوی کی روشنی میں تفصیل سے تحریر فرمائیں کہ شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی رو سے ان وکلاء صاحبان کا کیا حکم ہے؟

ج:..... قیامت کے دن ایک طرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیمپ ہوگا اور دوسری طرف مرزا غلام احمد قادیانی کا۔ یہ وکلاء جنہوں نے دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف قادیانیوں کی وکالت کی ہے' قیامت کے دن مرزا غلام احمد قادیانی کے کیمپ میں ہوں گے اور قادیانی ان کو اپنے ساتھ دوزخ میں لے کر جائیں گے۔ واضح رہے کہ کسی عام مقدمے میں کسی قادیانی کی وکالت کرنا اور بات ہے لیکن شعائر اسلامی کے مسئلہ پر قادیانیوں کی وکالت کے معنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مقدمہ لڑنے کے ہیں۔ ایک طرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین ہے اور دوسری طرف قادیانی جماعت ہے۔ جو شخص دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں قادیانیوں کی حمایت اور وکالت کرتا ہے وہ قیامت کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں شامل نہیں ہوگا' خواہ وہ وکیل ہو یا کوئی سیاسی لیڈر یا حاکم وقت۔

مرزائیوں سے تعلقات رکھنے والے کا حکم:

س:.....ایک شخص مرزائیوں (جو بالاجماع کافر ہیں) کے پاس آتا جاتا ہے اور ان کے لٹریچر کا مطالعہ بھی کرتا ہے اور بعض مرزائیوں سے یہ بھی سنا گیا ہے کہ یہ ہمارا آدمی ہے یعنی مرزائی ہے' مگر جب خود اس سے پوچھا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ ہرگز نہیں بلکہ میں مسلمان ہوں اور ختم نبوت اور حیات و نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مہدی علیہ الرحمۃ اور فرضیت جہاد وغیرہ تمام اسلامی عقائد کا قائل ہوں اور مرزائیوں کے دونوں گروہوں کو کافر' کذاب' دجال اور خارج از اسلام سمجھتا ہوں تو کیا وجوہ بالا کی بنا پر اس شخص پر کفر کا فتویٰ لگایا جائے گا؟ اگر ازروئے شریعت وہ کافر نہیں ہے تو اس پر فتویٰ کفر لگانے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ جبکہ ان کے عقائد مذکورہ معلوم ہونے پر بھی تکفیر کرتا ہو اور کفار والا ان کے ساتھ سلوک کرتا ہو اور اس کی نشرواشاعت کرتا ہو؟

ج:.....ایسے شخص سے اس کے مسلمان رشتہ دار بائیکاٹ کریں' سلام وکلام ختم کریں' اس کو علیحدہ کردیں اور بیوی اس سے علیحدہ ہوجائے تاکہ یہ شخص اپنی حرکات سے باز آئے۔ اگر باز آگیا تو ٹھیک ہے ورنہ اس کو کافر سمجھ کر کافروں جیسا معاملہ کیا جائے۔

ہفت روزہ ختم نبوت

جلد ۲۲ شمارہ ۲۸ ۱۰ تا ۱۶/شوال ۱۴۲۴ھ مطابق ۵ تا ۱۱/دسمبر ۲۰۰۳ء

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
لسان اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

حضرت خواجہ خان محمد زید مجدہٗ

حضرت سید نفیس الحسینی مدظلہم

مولانا عزیز الرحمن جالندھری

مولانا محمد اکرم طوفانی

مولانا اللہ وسایا

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

علامہ احمد میاں حمادی
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سعید احمد جلال پوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
سید اظہر عظیم
سرکولیشن منیجر: محمد انور راؤ
ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ
ٹائٹل و ترئین: محمد ارشد و سیم، محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

۱۰۷ قادیانیوں کا قبول اسلام (اداریہ)	4
ختم نبوت کا مفہوم (مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ)	7
قرب خداوندی کا معیار (مولانا سید حامد میاںؒ)	9
اللہ کو یاد رکھئے (مولانا سید احمد رشیدی)	12
توبہ ہماری نجات کا راستہ (مولانا محمد احمد)	14
ماحول کے اثرات (مولانا شمس الحق ندوی)	16
علم و دانش کا بحر بیکراں (قاضی محمد اسرائیل گڑنگی)	18
خواتین کی ملازمت ..... دینی و دنیوی نقصانات (ابوتراب بن یوسف)	20
اخبار عالم پر ایک نظر	25

زر تعاون بیرون ممالک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۴۰ ڈالر۔
یورپ، افریقہ: ۳۰ ڈالر۔ سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۲۰ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ ۷ روپے۔ ششماہی ۱۷۵ روپے۔ سالانہ ۳۵۰ روپے
چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت اکاؤنٹ نمبر 383-8 ... اکاؤنٹ نمبر 927-2 ... کراچی پاکستان ارسال کریں

لندن آفس: 35, Stockwell Green, London, SW9 9HZ U.K. Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ ملتان۔ فون: ۵۸۳۴۸۶-۵۱۴۱۲۲ فیکس: ۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road, Multan. Ph: 583486-514122 Fax: 542277

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust) Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi. Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

نوازنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ!

۱۰۷ قادیانیوں کا قبول اسلام

پشاور میں قادیانیوں کے ۱۷ گھرانوں کے ۱۰۷ افراد تائب ہوکر خاتم النبیین ﷺ کے دامن اقدس سے وابستہ ہوگئے

الحمدللہ! پشاور میں صرف ایک دن میں ۱۰۷ قادیانیوں نے قادیانی مذہب پر لعنت بھیج کر اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا ہے۔ ایک ہی دن میں اتنی بڑی تعداد میں قادیانیوں کا قبول اسلام' دین اسلام کی حقانیت اور قادیانیت کے روبہ زوال ہونے کی کھلی دلیل ہے۔ اس واقعہ کے بارے میں ملکی اخبارات کیلئے جاری کی گئی خبر کی تفصیل درج ذیل ہے:

''الحمدللہ! پشاور میں قادیانیوں کے ۱۷ گھرانوں کے ۱۰۷ افراد تائب ہوکر خاتم النبیین ﷺ کے دامن اقدس سے وابستہ ہوگئے

پشاور (نمائندہ خصوصی) پشاور کے علاقہ شیخ محمدی کے ۱۷ گھروں کے ۱۰۷ قادیانیوں نے اپنے سربراہوں کے ہمراہ پشاور کی مشہور دینی درس گاہ امداد العلوم جامع مسجد درویش میں ممتاز عالم دین مولانا محمد نذیر صاحب کے ہاتھ پر مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے جملہ پیروکاروں کے کفر کا اعلان کرتے ہوئے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن اقدس واطہر سے وابستہ ہونے کی بیعت کی اور اعلان کیا کہ رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر قسم کا مدعی نبوت دجال اور کذاب ہے اور اس کے جملہ پیروکار دائرہ اسلام سے خارج اور زمرہ مرتدین میں شامل ہیں۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور قرب قیامت میں ان کا دوبارہ دجال کے قتل کے لئے نازل ہونا پوری امت مسلمہ کا متفقہ اور اجماعی عقیدہ ہے' اس اجماعی عقیدہ کا انکا کفر ہے' ہم اپنے سابقہ عقائد کفریہ (یعنی قادیانیت) سے تائب ہوکر مشرف بہ اسلام ہونے کا اعلان کرتے ہوئے مسلمانوں سے عموماً اور علمائے کرام اور مشائخ عظام سے خصوصاً درخواست کرتے ہیں کہ ہمارے دین اسلام پر ثابت قدم رہنے اور سابقہ کفریہ عقائد کے خلاف ہمیں ختم نبوت کے عقیدہ کے تحفظ کی جدوجہد میں کام کرنے کی توفیق عطا ہونے کے لئے دعا کریں۔ انہوں نے علاقہ کے علمائے کرام اور علاقہ کے مسلمانوں کا شکریہ ادا کیا کہ قادیانی ہونے کے ناطے ہمارے ساتھ مسلمانوں کے سوشل بائیکاٹ کی وجہ سے ہمیں قادیانی کتابوں اور رسائل کا مطالعہ کرنے کا دوبارہ موقع میسر آیا اور قادیانیت کے کفری حقیقت ہم پر روز روشن کی طرح عیاں ہوئی' تمام مسلمانوں کا دینی فرض بنتا ہے کہ اسی طرح مکمل طریقے سے قادیانیوں کے سوشل بائیکاٹ کی مہم تیزی سے چلائیں۔ تائب ہونے والے افراد میں آرکائیوز لائبریری کے گوہر' اسٹیٹ بینک کے بختیار' افتخار' ارشد' ہمایوں اور اکرام وغیرہ شامل ہیں۔ اس موقع پر علاقے کے علمائے کرام نے مسجد قاضیاں میں ایک بہت بڑے اجتماع سے خطاب کیا جس میں گلہ وال' سلمان خیل' بڈھ بیر اور قرب وجوار کے سینکڑوں مسلمانوں نے شرکت کی' خطاب کرنے والوں میں مولانا

نذیر، مولانا عبدالقدوس اور مولانا محمد عدیل نے مسئلہ ختم نبوت کی شرعی حیثیت اور قادیانیت کے کفریہ عقائد پر مفصل خطاب فرمایا۔ اس سے قبل ۱۹/شعبان المبارک کو موضع گگہ والہ میں مسلمانوں اور علمائے کرام کا ایک اجتماع جناب بخت زادہ صاحب کی دعوت پر جامع مسجد گگہ والہ میں زیر صدارت جناب حافظ اکرم صاحب منعقد ہوا تھا جس میں مقامی علمائے کرام کے علاوہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صوبہ سرحد کے ناظم مولانا نورالحق نور نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے شریک ہو کر خطاب کیا اور کافی تعداد میں مجلس کا مطبوعہ لٹریچر مفت تقسیم کیا۔ الحمد للہ! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین مرکزیہ کی دعاؤں اور توجہ کے طفیل علاقہ کے مسلمانوں کو رب کریم نے کامیابی عطا فرمائی انشاء اللہ عنقریب علاقہ کے علمائے کرام اور مسلمانوں کے مشورہ سے عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام کیا جائے گا۔“

ان نومسلموں کے قبول اسلام کے موقع پر ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا جس میں علاقے کے ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ علمائے کرام نے اسلام قبول کرنے والے خوش نصیب خاندانوں کو مبارکباد دی اور کہا کہ مقام شکر ہے کہ قادیانیوں میں اسلام قبول کرنے کا رجحان روز بروز بڑھ رہا ہے اور ایسا لگتا ہے کہ قادیانیت کا قافلہ اپنے منطقی انجام کی طرف گامزن ہے۔ یہ فتنہ انگریزوں نے ہندوستان کے مسلمانوں میں انتشار پھیلانے اور ان کو جہاد سے دور کرنے کے لئے پیدا کیا تھا اور آج بھی قادیانیت کو انگریزوں اور دیگر عالمی کفریہ طاقتوں کی سرپرستی و اعانت حاصل ہے۔ پاکستان کے مسلمانوں نے ۱۹۷۴ء میں اپنی صفوں میں گھسے ہوئے قادیانیوں کو نکال باہر کیا تو برطانیہ نے انہیں پناہ دی اور قادیانی گرو مرزا طاہر لندن سے مغربی میڈیا کے ذریعے سادہ لوح مسلمانوں کو ورغلانے کی کوششیں کرتا رہا لیکن عالمی کفریہ طاقتوں کی تمام تر اعانت اور تعاون کے باوجود قادیانی گرو مسلمانوں کے ایمان خریدنے اور ان کے دلوں سے فریضہ جہاد کی اہمیت ختم کرنے میں کامیاب نہ ہو سکا اور آج دنیا دیکھ رہی ہے کہ قادیانیت اپنی بقا کی جدوجہد کیلئے ہاتھ پاؤں مار رہی ہے‘ مگر قادیانی دجل کا پردہ چاک ہونے کی وجہ سے قادیانی عوام بڑی تعداد میں مسلمان ہو رہے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کے سلسلے میں علمائے کرام کی کوششیں رنگ لا رہی ہیں۔ علمائے کرام کو اس میدان میں مزید کام کرنے چاہئیں اور زیادہ سے زیادہ قادیانیوں تک حق کی دعوت پہنچانے کا اہتمام کرنا چاہئے تاکہ قادیانیت کے فتنے کا مستقل سدباب ہو سکے اور انگریز کے خودکاشتہ پودے کو بیخ و بن سے اکھاڑ کر اس کے ناپاک وجود سے اللہ کی زمین کو پاک کیا جا سکے۔

قادیانیت کو اسلام باور کرانا دنیا کا سب سے بڑا جھوٹ تھا جو مرزا غلام احمد قادیانی نے بولا اور گزشتہ ایک صدی سے قادیانی جماعت اس جھوٹ کو سچ باور کرانے کی ناکام کوشش کر رہی ہے‘ قادیانیت ایک سراب ہے جس کے پیچھے بھاگ بھاگ کر قادیانیوں نے جنت سے دوری اور جہنم میں گرنے کے سامان پیدا کئے‘ قادیانی مذہب نے عالم اسلام کو نقصان پہنچانے کی جو کوشش کی سو کی‘ خود اس کے آقا بھی اس کی شرانگیزیوں سے نہ بچ سکے‘ قادیانیت کے سانپ نے اس کو بھی ڈسا جس کی آستین میں وہ پرورش پاتا رہا اور اسے تحفظ ملتا رہا‘ قادیانیت کا زہر ہلاہل اسلام کو ختم کرنے میں تو ناکام رہا لیکن اس نے عیسائی مذہب کو اپنے زہریلے اثرات سے جو نقصان پہنچایا وہ بھی کچھ کم نہیں۔ قادیانیت وہ آکاس بیل ہے جو جس پودے پر پڑ جائے اس کا رس چوس لیتی ہے اور اسے قوت حیات سے محروم کر دیتی ہے = دنیا کا کوئی مذہب انسانوں کی فحش کلامی اور زبان درازی کی تعلیم نہیں دیتا لیکن قادیانیت کی بنیاد مرزا غلام احمد قادیانی کی جن کتب پر رکھی گئی ہے وہ فحش کلامی کے نادر شاہکار کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ہر مذہب کرپشن‘ لوٹ مار جیسی معاشرتی برائیوں کی مذمت کرتا ہے لیکن قادیانیت تو نام ہی کرپشن اور لوٹ مار کا ہے۔ مال و دولت کی حرص و ہوس نے قادیانیوں کو اندھا کر دیا ہے۔ قادیانی جماعت اب صرف روپیہ بٹورنے کی مشین بن کر رہ گئی ہے۔ گزشتہ دنوں آپ اہم قادیانی رہنماؤں شیخ راحیل احمد اور قادیانی جماعت کے ممتاز دانشور اور شاعر مظفر احمد مظفر کے جرمنی میں اپنے اہل خانہ سمیت قبول اسلام کی خبریں پڑھ چکے ہیں۔ اس سے قبل آپ متعدد شماروں میں ان گنت قادیانیوں کے اسلام قبول کرنے کی خبریں پڑھتے رہتے ہیں۔ یہ تمام واقعات ثابت کرتے ہیں کہ قادیانی خود بھی اپنے مذہب سے بیزار ہو رہے ہیں جیسا کہ شیخ راحیل احمد اور مظفر احمد مظفر نے خود اس کا اعتراف کیا ہے اور قادیانی معاشرے کی ابتر صورتحال

انہیں اعتراف حق پر مجبور کر رہی ہے۔ ان نومسلموں کا یہ کہنا کہ وہ گزشتہ کئی سالوں کے مطالعہ اور غور وفکر کے بعد اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ قادیانی جماعت کوئی اسلامی فرقہ نہیں بلکہ مذہب کے نام پر پیسے بٹورنے والا ادارہ ہے' یہ بیان ثابت کرتا ہے کہ سنجیدہ فکر کے حامل قادیانی' مرزا غلام احمد قادیانی کی کتب کے مطالعے کی وجہ سے قادیانیت سے متنفر ہو رہے ہیں اور ان کے ذہن اب قادیانیت کو بحیثیت مذہب قبول کرنے کے لئے تیار نہیں' اور وہ اس حقیقت سے واقف ہو چکے ہیں کہ قادیانیت' اسلام نہیں ہے اور نہ ہی قادیانی' مسلمان ہیں بلکہ قادیانی گروہ مرزا غلام احمد قادیانی کے خاندان کو معاشی فوائد دلانے کے لئے قائم کیا گیا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی ذی عقل حضرات کی سمجھ میں آتی جارہی ہے کہ قادیانی بنیادی طور پر اسلام کی بنیادوں کو منہدم کرنے کی پالیسی پر عمل کر رہے ہیں اور موجودہ دور میں اسلام کو نقصان پہنچانے والے عناصر میں سے ایک اہم عنصر قادیانی ہیں۔ قادیانی بجا طور پر یہ بات سمجھ رہے ہیں کہ قادیانیت ایک استحصالی نظام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شیخ راحیل احمد اور مظفر احمد مظفر ایک طویل عرصہ تک قادیانی جماعت میں مختلف عہدوں پر فائز رہنے کے بعد یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہو گئے کہ ان کے سامنے بعض ایسی باتیں آئی ہیں جن کی وجہ سے وہ قادیانی جماعت سے علیحدگی اختیار کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں' اسی لئے انہوں نے مناسب سمجھا کہ وہ اسلام کے نام پر قائم کئے گئے استحصالی نظام سے تعلق توڑ کر محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی غلامی میں آجائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ چناب نگر جیسے علاقوں میں جہاں کی پوری زمین قادیانی جماعت کی ملکیت ہے اور عام قادیانی صرف قادیانی جماعت کی رضا ورغبت ہی سے وہاں رہ سکتا ہے' وہاں صورتحال یہ ہے کہ بیشتر قادیانی محض اس وجہ سے اسلام قبول کرنے سے رکے ہوئے ہیں کہ اس صورت میں انہیں بے گھر ہونا پڑے گا۔ یہی وجہ ہے کہ علمائے کرام کی جانب سے چناب نگر کی زمین کی شخصی الاٹمنٹ کے مطالبات کی راہ میں قادیانی عناصر کی جانب سے روڑے اٹکائے جارہے ہیں تاکہ یہ زمین بدستور قادیانی جماعت کی ملکیت رہے تاکہ ظلم کی چکی میں پسنے والے قادیانیوں کو قادیانیت سے تائب ہونے سے روکا جاسکے۔

صورتحال اب خواہ کچھ بھی ہو' ایک بات کھل کر سب کے سامنے آچکی ہے کہ بڑی تعداد میں قادیانی رہنما وعوام اسلام قبول کر کے مسلمان ہو رہے ہیں۔ قادیانی قیادت اور عوام اگر ضد اور ہٹ دھرمی کا راستہ چھوڑ دیں تو اب بھی اسلام کے دروازے ان پر کھلے ہیں۔ قادیانیت سے تائب ہونے والے ان ۷۰ نومسلموں کی پیروی اور دین حق کو قبول کرنا ان پر دارین کی فلاح وکامیابی کے دروازے کھول سکتا ہے۔ ان نومسلموں کا قبول اسلام حق وصداقت کی ایک اور فتح ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات سے امید ہے کہ ان فتوحات کا سلسلہ انشاء اللہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک دنیا میں اسلام غالب نہیں آجاتا اور اس دھرتی پر موجود ہر ایک فرد بشر مسلمان نہیں ہو جاتا۔

ضروری اعلان

ہفت روزہ "ختم نبوت" کے اندرون وبیرون ملک کے تمام قارئین کے نام بقایا جات کی ادائیگی کے سلسلے میں یاددہانی کے خطوط ارسال کئے جاچکے ہیں۔ جن حضرات کے نام بقایا جات واجب الادا ہیں وہ فوراً اپنی رقم بنام ہفت روزہ "ختم نبوت" کراچی بذریعہ منی آرڈر' چیک یا ڈرافٹ ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ پنجاب کے بعض علاقوں سے یہ شکایات موصول ہو رہی ہیں کہ پوسٹ مین اضافی چارج وصول کرتے ہیں جبکہ ہفت روزہ ختم نبوت رجسٹرڈ رسالہ ہے جسے پاکستان پوسٹ آفس کی جانب سے ڈاک کے رعایتی نرخ یعنی ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ کی سہولت حاصل ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ رسالہ پر ایک روپے کا ڈاک ٹکٹ لگے ہونے کی صورت میں کسی قسم کا اضافی چارج ڈاکیہ کو ہرگز نہ دیا جائے۔

نوٹ: خط وکتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کی وضاحت ضرور فرمائیں۔ (ادارہ)

ختم نبوت کا مفہوم

مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ

ختم نبوت کے معنی یہ ہیں کہ نبوت اور پیغمبری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر ختم ہوگئی اور آپؐ سلسلہ انبیا علیہم السلام کے خاتم (بالکسر) ہیں یعنی سلسلہ انبیا علیہم السلام کے ختم کرنے والے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلسلہ انبیا کے خاتم (بالفتح) یعنی مہر ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہ ہوگا۔ مہر کسی چیز کا منہ بند کرنے کے لئے لگاتے ہیں۔ اسی طرح حضور پرنورؐ سلسلہ انبیا علیہم السلام پر مہر ہیں اب آپؐ کے بعد کوئی اس سلسلہ میں داخل نہیں ہوسکے گا اور قیامت تک کوئی شخص اب اس عہدہ پر سرفراز نہ ہوگا۔ مہر ہمیشہ ختم کرنے اور بند کرنے کے لئے ہوتی ہے کما قال تعالیٰ: "یسقون من رحیق مختوم ختامہ مسک" (سربمہر بوتلیں ہوں گی اور شراب ان کے اندر بند ہوگی)۔ "ختم اللہ علی قلوبھم" اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگادی ہے یعنی کفر اندر بند کردیا ہے۔

مرزا صاحب کا اقرار کہ مہر بند کرنے کے لئے ہوتی ہے:

"کیونکہ وید کی رو سے تو خوابوں اور الہاموں پر مہر لگ گئی ہے۔" (حقیقۃ الوحی ص۲۰ روحانی خزائن ص۵ ج۲۲)

"مگر افسوس کہ عیسائی مذہب میں معرفت الٰہی کا دروازہ بند ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی ہم کلامی پر مہر لگ گئی ہے۔" (حقیقۃ الوحی ص۲۰ روحانی خزائن ص۲۲ ج۲۲)

اب ان عبارتوں میں مرزا صاحب کے نزدیک بھی مہر لگانے کے معنی بند کرنے کے ہیں۔

عہد نبوت سے لے کر اب تک تمام امت کے علما، صلحا، مفسرین، محدثین، فقہا، متکلمین، اولیا اور عارفین سب کے سب ختم نبوت کے یہی معنی سمجھتے چلے آتے ہیں اور بطریق تواتر یہ عقیدہ ہم تک پہنچا۔ جس طرح ہر زمانہ میں نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کے روایت کرنے والے رہے، اسی طرح اسی تواتر کے ساتھ ختم نبوت کا عقیدہ ہم تک پہنچا ہے۔

جس طرح صلوٰۃ اور زکوٰۃ کے معنی میں کوئی تاویل قابل التفات نہیں، اسی طرح ختم نبوت کے معنی میں بھی کوئی تاویل قابل التفات نہ ہوگی، بلکہ ایسے صریح اور متواتر امور میں تاویل کرنا استہزاء اور تمسخر کے مترادف ہے:

"قال خبیب بن الربیع ادعاء التاویل فی لفظ صراح لایقبل لانہ امتھان ای احتقارلہ صلی اللہ علیہ وسلم۔" (کذافی شرح الشفاء للعلامۃ القاری ص:۳۹۷ ج۲)

ترجمہ: "خبیب بن الربیع فرماتے ہیں: صریح الفاظ میں تاویل کا دعویٰ مقبول نہیں ہے، اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور شارع علیہ السلام کی توہین اور تحقیر ہے۔"

چنانچہ بعض لوگوں نے آیات صلوٰۃ وزکوٰۃ میں یہ تاویل کی ہے کہ صلوٰۃ، زکوٰۃ اور حج کے نام نہیں بلکہ چند نیک اشخاص کے نام ہیں، اور مطلب یہ کہ ان کے پاس آمد و رفت رکھا کرو، صلوٰۃ اور زکوٰۃ یہ اچھے لوگ تھے۔ اور زنا، ایک برا آدمی تھا، اللہ تعالیٰ نے منع فرمادیا کہ زنا کے پاس بھی مت جانا، یہ بہت برا آدمی ہے۔ باقی عرف میں جس کو زنا کہا جاتا ہے، اس میں کوئی حرج اور مضائقہ نہیں۔

حضرات ناظرین غور فرمائیں کہ کیا یہ قرآن اور حدیث کے ساتھ تمسخر نہیں؟ اور کیا ایسی تاویل کسی کو کفر سے بچاسکتی ہے؟ اسی طرح ظلی اور بروزی کی تاویل بھی قرآن اور حدیث کے ساتھ تمسخر ہے۔

آپ انصاف سے فرمایئے کہ اگر آج کوئی

پاکستان میں یہ دعویٰ کرے کہ میں قائداعظم کا ظل اور بروز بن کر آیا ہوں بلکہ یہ کہے کہ میں تو قائداعظم کا عین ہوں' میرے اس دعویٰ سے قائداعظم کی قیادت میں کوئی فرق نہیں آتا اور مجھ کو اختیار ہے کہ میں قائد اعظم کے جس حکم کو چاہوں ردی کی ٹوکری میں ڈال دوں' تو کیا ایسا مدعی حکومت کے نزدیک قابل گردن زدنی نہ ہوگا؟ اور کیا حکومت کے نزدیک کسی کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ اپنا نام قائداعظم رکھے؟ یا اخبارات او راشتہارات میں اپنے آپ کو پاکستان کا وزیراعظم لکھ سکے؟ حالانکہ یہ ممکن ہے کہ یہ شخص وزیراعظم سے علم اور عقل' فہم اور فراست' تدبر اور سیاست میں بڑھا ہوا ہو کیونکہ ووٹ کی وزارت میں کھوٹ ممکن ہے۔ لیکن نبوت ورسالت کی بارگاہ میں ان خرافات کو پر مارنے کی بھی مجال نہیں۔

پس جبکہ قائد اعظم اور وزیر اعظم نام رکھنا بغاوت اور جرم عظیم ہے تو کیا کسی کا یہ دعویٰ کہ میں رسول اعظم ہوں' یہ بغاوت اور کفر عظیم نہ ہوگا؟

بہت سے یہود ونصاریٰ حضور پرنور کی نبوت کو مانتے ہیں' مگر یہ کہتے ہیں کہ حضور کی نبوت فقط عرب کے ساتھ مخصوص تھی۔ تمام عالم کے لئے عام نہ تھی' تو کیا اس تاویل کی وجہ سے ان یہود ونصاریٰ کو مسلمان کہا جاسکتا ہے؟

اگر "لانبی بعدی" میں یہ تاویل درست ہے کہ آپ کے بعد کوئی مستقل رسول نہیں ہوسکتا' تو کیا اگر مدعی الوہیت "لا الٰہ الا اللہ" کے یہ معنی بیان کرے کہ اللہ کے سوا کوئی مستقل خدا نہیں؟ البتہ ظلی اور بروزی اور مجازی خدا اور بھی ہوسکتے ہیں' تو یہ تاویل کیوں درست نہیں؟

سامری کا یہ عقیدہ نہ تھا کہ یہ بچھڑا مستقل خدا ہے' بلکہ اس کا عقیدہ یہ تھا کہ خدا اس میں حلول کر آیا ہے' جیسے ہندوؤں کا اپنے اوتاروں کے متعلق عقیدہ ہے کہ خدا ان میں حلول کر آیا تھا۔ ہندو اپنے اوتاروں کو مستقل خدا نہیں مانتے۔ اسی طرح مرزا صاحب کا یہ کہنا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز ہوں' اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھ میں حلول کر آئے ہیں (نعوذ باللہ)۔ مرزا قادیانی کا تمسخر تو دیکھئے کہ یہ کہتا ہے کہ میری آمد سے خاتم النبیین کی مہر نہیں ٹوٹتی۔ سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ نے نبوت پر مہر لگائی مگر مرزا صاحب نے نبوت کو اس طرح چرایا کہ اللہ کی لگائی ہوئی مہر بھی نہ ٹوٹی اور نبوت بھی چرالی' اس لئے میں کہتا ہوں کہ مسیلمہ پنجاب (مرزا قادیانی) یمن کے مسیلمہ کذاب سے چالاکی اور عیاری میں کہیں بڑھ کر ہے۔

ہمیں اس بحث کی ضرورت نہیں کہ مرزا صاحب کی تاویلات مہملہ کی طرف کوئی توجہ کریں' دیکھنا یہ ہے کہ جس نبی پر خاتم النبیین کی آیت اتری' اس نے اس آیت کے کیا معنی سمجھے؟ اور امت کو کیا معنی سمجھائے؟ اور عہد صحابہ کرامؓ سے لے کر اس وقت تک پوری امت اس آیت کے کیا معنی سمجھتی رہی؟ کیا چودہ سو سال کے علمائے امت اور ائمہ لغت وعربیت کو عربی لغت کی اتنی بھی خبر نہ تھی جتنا کہ قادیان کے ایک دہقان کو ٹوٹی پھوٹی عربی کی خبر تھی؟

مرزا صاحب نہ پنجابی' نہ اردو اور نہ فارسی اور نہ عربی اور نہ انگریزی کسی (بھی) زبان کے ادیب (نہیں) تھے' ان کے معاصر بلکہ بہت سے ان کے منکر اور کافر اردو اور فارسی اور عربی مرزا صاحب سے بہتر جانتے تھے۔ اس پر تمام امت کے علماء کی نسبت یہ کہنا کہ خاتم النبیین کی آیت کا مطلب نہیں سمجھا کیا کھلا ہوا مراق اور مالیخولیا نہیں؟ (جس کا خود مرزا صاحب کو بھی اقرار ہے)۔

علاوہ ازیں دعوائے نبوت سے پہلے مرزا صاحب بھی خاتم النبیین کے وہی معنی بیان کرتے تھے جو امت کے تمام علماء بیان کرتے چلے آئے اور مرزا صاحب صاف طور پر یہ لکھتے آئے کہ جو حضور پرنور کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے' وہ کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے' دعوائے نبوت کے بعد اس پر تاویل کا رنگ چڑھانا شروع کیا' جو قابل التفات نہیں۔

اب مرزا صاحب کے اس بارے میں دو قول ہیں: ایک قول قدیم ہے' جو علمائے امت کے موافق ہے اور ایک قول جدید ہے جو مسیلمہ کذاب کے مطابق ہے اور مرزا صاحب کا یہ اقرار ہے کہ مجھ کو مراق اور مالیخولیا کی بیماری ہے۔ لہٰذا مراقی کے جب اقوال مختلف ہوں تو مراقی کا وہی قول قبول کیا جائے گا کہ جو مراق سے قبل تمام عقلائے امت کے مطابق اس کی زبان سے نکل چکا ہے۔

ہم مسلمانوں کے لئے تو گنجائش ہے کہ مرزا صاحب کے مراق اور مالیخولیا میں کوئی تاویل کرلیں کہ وہ حقیقتاً مراقی نہ تھے بلکہ کسی سیاسی مصلحت کی بناء پر مجازاً اپنے آپ کو مراقی کہہ گئے' لیکن قادیانیوں پر فرض قطعی ہے کہ وہ مرزا صاحب کے مراق اور مالیخولیا پر بلا کسی تاویل کے ایمان لائیں' ورنہ اگر مرزا صاحب کے مراقی اور مالیخولیائی ہونے میں ذرا بھی شک کریں گے تو وہ کافر اور مرتد ہوجائیں گے' نبی جو کہے اس پر بے چوں وچرا ایمان لانا فرض ہے۔

☆☆.........☆☆

قرب خداوندی کا معیار

مولانا سید حامد میاںؒ

حضرت آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ حضرات کی تعریف فرمائی کہ میں نے ان کو جنت میں دیکھا ہے' حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی فرمایا کہ میں نے ان کی آواز محسوس کی' جیسے کپڑوں کے ملنے سے آواز پیدا ہوتی ہے یا پاؤں کے چلنے کی آواز ہوتی ہے' وہ میں نے محسوس کی اپنے آگے تو وہ بلالؓ تھے۔ اب حضرت بلال رضی اللہ عنہ جو ایک غلام تھے' جن کا آقا ان کے اسلام لانے پر ان کی سرزنش کیا کرتا تھا' ان کو ستاتا تھا' تکلیفیں دیتا تھا' ان کے بارے میں اتنی بڑی فضیلت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جتلائی اور اس میں یہ بھی سبق ہے کہ اسلام نے مساوات بتائی ہے کہ سب برابر ہیں سب بنو آدم ہیں: "کلکم بنو آدم و آدم من تراب" (سب کے سب بنی آدم ہیں' آدم علیہ السلام مٹی سے بنے ہوئے تھے) تو یہ فرق کرنا کہ فلاں سفید ہے' فلاں کالا ہے اور فلاں غریب ہے' فلاں مالدار ہے' فلاں نسب کا بلند ہے' دوسرا نسب کا گھٹیا ہے' خاندانی طور پر معاملات میں اسلام نے یہ فرق نہیں بتلایا۔ صرف چند چیزوں میں اس کی رعایت کرنی پڑتی ہے مصالح کی وجہ سے مثلاً رشتہ داریاں ہیں' ان میں اس کی رعایت بتائی گئی ہے' کیونکہ اس میں اگر رہن سہن ایک سا نہ ہو تو خانگی تعلقات پر اثر پڑتا ہے۔ رہن سہن ایک جیسا ہو تو پھر تعلقات ٹھیک رہتے ہیں اور خاندانوں کا رہن سہن دوسرے خاندانوں سے مختلف' علاقے والوں کا رہن سہن دوسرے علاقے والوں سے مختلف' یہ ہوتا ہے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ' یہ وہی ہیں جو فاتح قادسیہ ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ رشتے میں ماموں لگتے تھے' وہ فرماتے ہیں کہ ہم چھ آدمی تھے' گویا جس وقت کی یہ بات بتا رہے ہیں' اس وقت تک (صرف) چھ آدمی مسلمان ہوئے تھے' تو یہ مشرکین آئے' جناب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اپنا خاندان تو بہت بڑا تھا۔ اس خاندان کی عظمت تو سب مانتے تھے' کوئی انکار نہیں کرتا تھا' اس کے بارے میں کسی کو کلام نہیں تھا۔

سرداران قریش کا مطالبہ:

لیکن دوسرے لوگ جو جمع ہوگئے' آپ کے گرد' جنہوں نے آپ کی دعوت قبول کی' اسلام قبول کیا' وہ ان (مشرکین کے سرداروں) کو گوارا نہیں ہوتے تھے۔ مثلاً ایک بات یہ بھی پیش آئی شروع شروع میں کہ وہاں پر (آپ کی خدمت میں) مشرکین آگئے اور انہوں نے کہا: "اطرد هولاء لا یجترؤن علینا" (ان لوگوں کو اپنے پاس سے ہٹا دو' ایسا نہ ہو کہ یہ ہمارے اوپر پھر جری ہو جائیں) تو یہ ہوتا ہے کہ جو لوگ چھوٹے درجے کے ہوتے ہیں' ان میں ہمت و جرأت کم ہوتی ہے' ان کی ضروریات مجبور کرتی ہیں کہ وہ ملازم بھی رہیں اور اس حال میں بھی رہیں' جس حال میں وہ ہیں' تو انہوں نے (یعنی سرداروں نے) کہا کہ ہم اگر ان کے ساتھ مل بیٹھے' تو پھر یہ ہوگا کہ یہ اپنے آپ کو ہمارے برابر کا سمجھنے لگیں گے' یہ نہ ہونا چاہیے' اس لئے انہیں ذرا ہٹایئے اپنے آس پاس سے' گویا آپ اگر ایسا کریں گے تو ہم اسلام قبول کرلیں گے' ایک طرح سے انہوں نے یہ بات رکھی۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ان چھ مسلمانوں میں) ایک میں تھا' ایک حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ تھے' ایک شخص تھے (قبیلہ) ہذیل کے اور ایک حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں دو اور آدمی تھے جن کا نام نہیں لے رہا۔

مطالبہ پر غور:

تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک میں یہ بات آئی کہ اگر میں ایسا کرلوں تو ہوسکتا ہے کہ یہ لوگ ہدایت قبول کرلیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سے ایک ہلچل تو پورے علاقہ میں بھی

ہوئی تھی' ان لوگوں نے جب یہ بات کہی تو ذہن مبارک میں کچھ ایسی بات آئی کہ اگر ایسے کر لیا جائے اور ان کی بات میں مان لوں اور یہ مسلمان ہو جائیں تو اسلام بہت جلدی سے تقویت پکڑ جائے گا' پھیل جائے گا' تو تھے یہی حضرات جن کو حضرت سعد ذکر کرتے ہیں کہ وہ آدمی اور تھے' ان میں ذکر کیا گیا ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ' حضرت خباب ابن ارت رضی اللہ عنہ یہ حضرات ضعفاء تھے' کمزور تھے' انہیں ستایا جا سکتا تھا۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی والدہ کو ابوجہل نے شہید ہی کر دیا نیزہ مار کر بہت ذلیل کر کے۔ حضرت خباب رضی اللہ عنہ کو انگاروں پر لٹا دیا حتیٰ کہ ان کی کمر کی کھال جل گئی اور چربی نکل آئی تو ان حضرات کو وہ مشرکین کہتے ہیں کہ انہیں ذرا پیچھے کر دیں' ذرا فوری وجہ دے دیں انہیں' تو پھر یہ ہوگا کہ ہم اسلام میں داخل ہو جائیں گے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر ذرا غور فرمانے لگے: "فحدث نفسہ" اپنے دل میں سوچتے رہے۔

اللہ کی طرف سے مطالبہ مسترد کر دیا گیا:

"فانزل اللہ تعالیٰ" اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ایسے لوگوں کو اپنے پاس سے مت جھڑکو' مت ہٹاؤ کہ جو اللہ تعالیٰ کو صبح اور شام یاد کرتے ہیں' ایمان کے سچے ہیں' اللہ کی نظر میں وہی اچھے ہیں' وہی عزیز ہیں۔

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو غور شروع کیا تھا' اسے ترک کر دیا' پھر اس پر آپؐ نے غور نہیں فرمایا' نہ اس طرح عمل کیا آپؐ نے۔

آپؐ کے گرد ضعفاء ہوا کرتے تھے:

تو آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد جو لوگ تھے وہ ضعفاء تھے۔ یہ ہرقل جو بادشاہ تھا (روم کا) اس کے پاس جب آپؐ نے ۶ ہجری میں (اسلام میں داخل ہونے کے لئے) والا نامہ بھیجا ہے' چھ سال یہ ہوئے اور تیرہ سال وہ ہوئے' گویا ہجرت کے ۱۹ سال بعد آپؐ نے والا نامہ بھیجا ہے اور ہرقل کے پاس جب وہ پہنچا ہے تو اس نے ابوسفیان کو جو وہاں (شام) گئے ہوئے تھے تجارتی قافلے لے کر انہیں بلوایا اور ان سے پوچھا کہ یہ بتاؤ کہ بڑے بڑے لوگ ان کے پیروکار ہیں یا کمزور ضعفاء پیروکار ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ جو کمزور لوگ ہیں وہ پیروکار ہیں۔

ایک سیاسی وجہ جو ہدایت میں رکاوٹ بن گئی:

اگر غور کیا جائے تو مکہ مکرمہ میں اسلام جو نہیں پھیل سکا تو اس کی ایک وجہ جو واضح ہے وہ سیاسی بھی تھی کہ وہ اتنے بڑے بڑے لوگ تھے کہ پورے عرب میں ان کا احترام کیا جاتا تھا' ان کی بات چلتی تھی' وہ گویا عرب کا دارالخلافہ تھا' اگرچہ وہاں کوئی ایک بادشاہ تو نہیں تھا' لیکن جو وہ طے کر لیتے تھے وہ سب مانتے تھے۔ قریش کی بات چلتی تھی اور قریش میں چیدہ چیدہ لوگ تھے' وہ جو طے کر لیں' وہ سب کے لئے ہو جاتا تھا' تو مقام کی بزرگی' عظمت' خاندان کی بڑائی دونوں چیزیں انہیں حاصل تھیں اور کئی سردار تھے' وہ یہ نہیں گوارا کر سکتے تھے کہ چھوٹے لوگ ہمارے برابر آ کر بیٹھ جائیں۔

پیغام مساوات:

اور اسلام نے پیغام دیا ہے مساوات کا' نماز میں جب کھڑے ہوتے ہیں اگر بادشاہ کھڑا ہے تو اس کے برابر اس کا چوکیدار کھڑا ہو سکتا ہے' چپڑاسی کھڑا ہو سکتا ہے اور عرب میں تو بھنگی ہوتے نہیں' لیکن جو بھنگیوں کا کام کرتے ہیں مسلمان' وہ بھی کھڑے ہو سکتے ہیں بادشاہ کے ساتھ' تو مساوات کا ایک عملی نمونہ تو نماز ہے جو روزانہ ہوتی ہے' اس سے انسان کا ذہن نیچے آ جاتا ہے' چٹائی پر پڑھتے ہیں' کوئی کپڑا اپنے آپ لے جاتے ہیں اس پر پڑھتے ہیں' کہیں قالین ہے' کہیں کچھ ہے' اکثر جگہ چٹائی ہی ہے تو آخر آدمی پر اثر تو پڑتا ہے ان تمام چیزوں کا' پھر میل جول ہوتا ہے' حالت دیکھنے میں آتی ہے' ہمدردی پیدا ہوتی ہے' غریبوں کی خدمت اور کام کرنے کا موقع ملتا ہے تو سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے رکاوٹ کی بہت بڑی وجہ یہ بھی بن گئی کہ آپؐ کے ماننے والے پیروکار ضعفاء تھے۔

سچے نبی کی نشانی:

ہرقل نے (ابوسفیان کا) یہ (جواب) سن کر کہا کہ انبیاء کرام کے ماننے والے ہمیشہ ہی ضعفاء ہوا کرتے ہیں اور یہ ان کے سچے نبی ہونے کی نشانی ہے اور سچی بات بھی یہی ہے کہ ضعفاء بات مان بھی لیتے ہیں۔

تجربہ اور مشاہدہ کی بات:

ایک اور بات جو تجربہ میں آتی ہے' وہ یہ ہے کہ کوئی آدمی بھی اگر کامیاب ہو جائے تو وہ پھر دوسرے کی بات سنتا نہیں۔ کوئی تجارت میں کامیاب ہے' بہت بڑا تاجر بن گیا ہے' فیکٹریاں چالو ہیں' وہ نہیں سنے گا کسی کی بات' وہ سمجھتا ہے کہ میں سب سے بڑا عقل مند ہوں' میں جو سمجھ رہا ہوں' جو میں کہہ رہا ہوں وہی چیز' دوسری نہیں ہو سکتی' کوئی بہت بڑا افسر بن گیا ہے ترقی کر کے' وہ بھی یہی کہتا ہے' کسی بھی فن میں کوئی بڑا آدمی ہو گیا ہے' کسی بھی قسم کا کوئی فن ہو' اس میں جو اوپر چلا گیا بہت' وہ پھر کہتا ہے کہ میں جو سمجھ رہا ہوں وہی صحیح ہے اور دوسرا کوئی اس کو نہیں پہنچ سکتا' تو وہ نہیں

سنتے بات اور جو سردار ہو گئے وہ تو ویسے ہی بدمست ہو جاتے ہیں۔ ان کو تو سرداری کا عجیب قسم کا نشہ ہو جاتا ہے وہ حکومت جیسا نشہ ہے' یہ تو پھر سنتا ہی نہیں یہ تو صرف اپنی تعریف سننا چاہتا ہے' دوسری بات گوارا نہیں ہوتی اس کو تو یہ لوگ مانا بھی نہیں کرتے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ نہیں' یہ نہ کرنا' یہ جو مان رہے ہیں بات اور آ رہے ہیں' ان کو ہٹا دو اپنے پاس سے' یہ نہ کرنا' اس کی ضرورت نہیں' تو بعض سردار جو اسلام میں داخل ہوئے ہیں تو بڑے عرصہ بعد انہوں نے مانا ہے اور اسلام کو اس وقت قبول کیا کہ جب اسلام بہت اوپر جا چکا تھا اور یہ سردار بہت پیچھے رہ گئے تھے' تب انہوں نے (مکہ مکرمہ والوں نے) اسلام کو قبول کیا ہے' ورنہ قبول کرنے پر ہی نہیں آ رہے تھے' تیرہ سال کی محنت میں سرداروں میں سے جو خاص خاص سردار تھے ابولہب تھا' ابوجہل تھا' امیہ تھا اور دوسرے تھے' یہ سارے کے سارے اسی طرح (کافر) رہے ہیں۔ بڑے عرصہ اسلام ہی قبول نہیں کیا' ہاں فتح مکہ کے بعد یا مارے گئے ہیں یا بچ گئے ہیں' تو انہوں نے بھی فتح مکہ کے بعد اسلام قبول کیا ہے۔

حضرت ابوسفیانؓ کا اسلام:

اور ابوسفیانؓ بیان دیتے ہیں صاف صاف سیدھا سیدھا' وہ کہتے ہیں: اللہ نے اسلام میرے اوپر داخل کر ہی دیا اور میں ناپسند کرتا تھا' طبیعت نہیں مان رہی تھی' بس حالات ایسے ہو گئے کہ اس کے سوا چارہ کار کوئی نہیں رہا تھا کہ میں اسلام قبول کر لوں' تو اس طرح آخر میں آ کر یہ مسلمان ہوئے تو حق تعالیٰ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی حکم فرمایا کہ یہ جو غرباء ہیں ان کو ساتھ رکھو اور ان کا ایمان سچا ایمان ہے اور اللہ کے ہاں قیمت ان کی زیادہ ہے' وجہ اللہ کے ہاں ان کا زیادہ ہے۔

حضرت عمرؓ کی نظر میں حضرت بلالؓ کا درجہ:

آپ نے سنا ہو گا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو کہتے تھے: "سیدنا" یہ ہمارے آقا ہیں' بہت بڑا جملہ وہ استعمال کرتے تھے۔ مذاق نہیں اڑاتے تھے بلکہ سچ سچ کہتے تھے' کیونکہ حضرت بلالؓ اسلام لانے میں مقدم تھے' تکلیفیں اٹھائیں انہوں نے لیکن اسلام سے وہ نہیں ہٹے مضبوط رہے' تو لوگوں کے ذہنوں میں ان کی یہ عظمت تھی۔

ایک اور واقعہ:

ابوسفیان رضی اللہ عنہ آئے ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ان سے ملنے کے لئے تو حضرت عمرؓ نے انہیں کہا کہ ٹھہرو' ابھی بلاؤں گا' کسی کام میں مصروف تھے یا ملاقاتوں میں مصروف تھے' نمبر وار بلا رہے تھے' جو بھی صورت تھی' بہرحال انہیں بٹھا دیا' یہ بیٹھے رہے' ان کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ وغیرہ آ گئے' انہوں نے اندر کہلایا' اطلاع دلائی تو انہیں فوراً بلا لیا' تو بڑا فرق ہے دونوں حضرات میں۔

احساس زیاں:

انہیں بڑا احساس ہوا اس کا لیکن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ غلطی ہماری ہے' ہم اگر اسلام پہلے لاتے تو ہم اس درجہ میں ہوتے' ہم اسلام بعد میں لائے ہیں لہٰذا ہمیں یہ درجہ ملا ہے' تو اللہ تعالیٰ نے ان حضرات کو جو اس کی اطاعت کریں' جو اس کے سامنے جھکیں' جو اس کے نبی کی بات مانیں' ان کا ہی درجہ سب سے بڑا بتلایا ہے: "ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم" (تم میں جو تقویٰ والا زیادہ ہے وہ اللہ کے ہاں زیادہ مکرم ہے) اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان کا ساتھ نصیب فرمائے۔ آمین۔

☆☆..........☆☆

اولاد کی اصلاح کے لئے ایک اہم وظیفہ

"حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت (مولانا احمد علی لاہوری) رحمۃ اللہ علیہ سے لوگوں نے میرے سامنے پوچھا کہ فلاں لڑکا بڑا ہی نابکار ہے' سیہ کار ہے' شراب نوش ہے۔ حضرتؒ نے فرمایا: سورۃ فاتحہ پلاؤ۔ انہوں نے کہا: پڑھی ہے' فائدہ نہیں ہوا۔ حضرتؒ نے فرمایا: تم اس طریقہ سے پڑھو' فرمانے لگے: حضرت (خلیفہ غلام محمد) دین پوریؒ نے اجازت دی ہے کہ جو سوسائٹی میں اوباش' بدمعاش ہو جائے' اس کے لئے سورۃ فاتحہ مع وصل' بسم اللہ کے پڑھیں لیکن "اھدنا الصراط المستقیم" کی آیت ہر بار گیارہ مرتبہ لوٹائیں اور اس (لڑکے) کی شکل ضرور سامنے لائیں اور دل میں تمنا کریں کہ یا اللہ! اسے نیک پاک بنا دے' نابکاروں' بدمعاشوں' اوباشوں کی صحبت سے نجات دلا دے' اللہ والوں کی صحبت میسر فرما۔ یہ ایسا تیر بہدف عمل ہے کہ خدا کے فضل سے کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ میں نے خود بیسیوں مرتبہ تجربہ کیا ہے۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا ہزاروں مرتبہ کا تجربہ تھا۔ اللہ تعالیٰ کا ٹا بدل دیتے ہیں اور اصلاح فرما کر اپنے دامن رحمت میں لے لیتے ہیں۔"

اللہ کو یاد کیجئے

مولانا سید اشہد رشیدی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم امت کو اللہ کی طرف سے آنے والی مدد و نصرت حفاظت و رحمت کے حصول کا نسخہ بتاتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

"تعرف الی اللّٰہ فی الرخاء یعرفک فی الشدۃ"

... تم خوشی و مسرت نیز چین و سکون کے لمحات میں اللہ کو یاد رکھو، اس کے احکامات کا خیال کرتے رہو، اور اس کے حدود کی رعایت کرو تو اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ پریشانیوں اور مصائب کی گھڑیوں میں تم کو یاد رکھے گا اور تمہاری حفاظت فرمائے گا۔

عام طور پر خوشی و مسرت، نیز تقاریب و جشن کے مواقع پر انسان آخرت، موت اور خدائے وحدہ لاشریک سے بیگانہ ہو کر بلکہ منہ موڑ کر معاندانہ انداز اختیار کر کے ہر طرح کی لغویات میں ملوث ہو جاتا ہے، نکاح کی تقریب ہو یا منگنی کا موقع یا کسی اور طرح کی تقریب اور مسرت کے لمحات ہوں، مسلمان اللہ کے دشمنوں کی طرح یورپین کچھ اور مشرکانہ روش اختیار کرتا دکھائی دیتا ہے، جہیز کے نام پر کیا کچھ نہیں کیا جا رہا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے کس سادگی اور سہولت کے ساتھ اپنی صاحبزادیوں کے نکاح کئے ہیں، جہیز دینے کے لئے نہ تو گھر گروی رکھا گیا اور نہ پیسہ ادھار لیا گیا اور نہ ہی لمبی چوڑی فہرست تیار کر کے اشیاء کی خرید و فروخت کی گئی، ہمارا معاشرہ ہندو رسم کے مطابق "تلک" کے مرض میں بھی مبتلا ہو چکا ہے، بعض علاقوں میں مسلم برادری کے افراد نہایت بے شرمی اور بے حیائی سے منگنی کے وقت لمبی لمبی رقومات اور دیگر قیمتی اشیاء کا مطالبہ کرتے نظر آتے ہیں، اسی طرح ولیمہ مسنونہ کے نام پر رزق خداوندی کی بربادی، پیسے کا بے تحاشہ اسراف اور کیمرہ، ویڈیو، نیز ڈیک کا بے دریغ استعمال مسلمان کا طرۂ امتیاز بنتا جا رہا ہے، جب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: "اعظم النکاح برکۃ ایسرہ مؤونۃ" (سب سے زیادہ بابرکت نکاح وہ ہے، جس میں کم سے کم خرچ ہو)۔ حالت یہاں تک بگڑ گئی ہے کہ اگر اللہ سے ڈرانے اور ٹوکنے کی کوشش کی جاتی ہے تو اس کو قبول کرنے کے بجائے الٹا یہ جواب دیا جاتا ہے کہ یہ خوشی کا موقع ہے، اگر اب بھی دلی آرزو کی تکمیل نہ ہو پائے گی تو پھر وہ کون سا دن ہوگا جس میں دلی تمنائیں پوری ہوں گی؟ خواہ سنن نبویہ کی مخالفت ہی کیوں نہ کرنی پڑے اللہ تعالیٰ کے ارشاد کو پیروں تلے روندنا ہی کیوں نہ جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس ارشاد مبارک کے ذریعے امت کو جھنجھوڑتے ہوئے یہ واضح کر رہے ہیں کہ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ مصائب کی گھنگھور گھٹاؤں میں، دکھوں اور تکلیفوں کے تھپیڑوں میں اور دلوں کو دہلا دینے والے رنج و الم کے زبردست جھٹکوں کے دوران اللہ تعالیٰ تمہاری مدد و نصرت، حفاظت و اعانت کرے تو اس کی صرف یہی شکل ہے کہ تم اپنی خوشیوں اور مسرت کے لمحات میں اس کو یاد رکھو، اس کے احکامات کی پیروی کرو، شریعت کے دائرے میں رہ کر ہی تمام امور انجام دو، اگر خدانخواستہ خوشی میں اندھے ہو کر جھوٹی انا اور سستی شہرت کے حصول کے لئے خدا بیزاری کے مرتکب ہو گئے تو مصیبت کی گھڑی میں اس سے کسی طرح کی خیر و عافیت و حفاظت کی آس لگانا بیکار اور عبث ہوگا، اسی حقیقت کو واضح کرتے ہوئے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"جب آدمی اللہ کو خوشی و مسرت کے دوران یاد کرتا رہتا ہے اور پھر اچانک اس پر کوئی مصیبت آ پڑے، پھر وہ اللہ کو پکارے تو فرشتے کہتے ہیں کہ یہ جانی پہچانی آواز ہے، چنانچہ وہ اللہ کے روبرو اس کی سفارش کرتے ہیں اور جب انسان اللہ کو خوشیوں کے لمحات میں یاد نہیں رکھتا اور اچانک کسی مصیبت کے آپڑنے کے بعد

اس کو پکارتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ یہ کیسی انجانی اور نامانوس آواز ہے' چنانچہ پھر وہ اس کی سفارش نہیں کرتے۔"

ایک شخص حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ مجھے کچھ نصیحت فرمایئے' آپ نے فرمایا: "اذکر اللہ فی السراء یذکرک اللہ فی الضراء" تم اللہ کو خوشی کے لمحات میں یاد رکھو وہ تم کو مصیبت میں یاد رکھے گا۔

معرفت کی تفصیل:

اللہ رب العزت کی معرفت جس کو حاصل ہو جائے وہ عبدیت اور محبوبیت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہو جاتا ہے' معرفت کی دو قسمیں ہیں: ۱: معرفت العبد لربہ یعنی بندے کا اپنے رب کو پہچاننا۔ ۲: معرفۃ اللہ لعبدہ یعنی اللہ رب العزت کا اپنے بندے کو پہچاننا۔ معرفۃ العبد لربہ کی دو قسمیں ہیں:

(۱) معرفت عامہ: یعنی اللہ کی وہ معرفت جو عام طور پر ہر بندے کو حاصل ہوتی ہے' مثلاً اللہ کی وحدانیت اور وجود کا اقرار کرنا' اس پر ایمان لانا وغیرہ۔

(۲) معرفت خاصہ: یعنی خدائے وحدہ لاشریک لہ کی وہ معرفت جو خاصان خدا کو حاصل ہوتی ہے' مثلاً بالکلیہ دل کا دنیا و مافیہا سے فارغ ہو کر اللہ کی طرف متوجہ ہو جانا' اس کی یاد و ذکر میں لذت و اطمینان اور کیف و سرور کا حاصل ہونا' یہی وہ معرفت ہے جس سے اپنے دل و دماغ کو منور کرنے والے لوگ دنیا کی لذتوں سے بے نیاز ہو کر یاد خدا میں معروف رہتے ہیں اور زندگی کے ہر ہر قدم پر احکام خداوندی کو بجالانے کی کوشش کرتے ہیں' چنانچہ ایک عارف باللہ حضرت احمد بن عاصم رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:

"میں یہ چاہتا ہوں کہ خدا کی معرفت کے حصول سے پہلے مجھ کو موت نہ آئے' محض زبانی اقرار کو معرفت نہیں کہا جاسکتا بلکہ معرفت تو یہ ہے کہ جب میں اس کو پہچان لوں تو اس سے شرم کرنے لگوں' یعنی احکامات کو چھوڑنے اور مرضی مولیٰ کی خلاف ورزی کرنے میں مجھ کو شرم محسوس ہونے لگے۔"

معرفۃ اللہ لعبدہ کی بھی دو قسمیں ہیں:

(۱) عامہ: یعنی اللہ رب العزت اپنے بندوں کی حقیقت سے واقف ہے' ان کے ظاہر و باطن کو خوب جانتا ہے' دل و دماغ میں گھومنے والے خیالات سے واقفیت رکھتا ہے یہ معرفت عام ہے' اللہ تعالیٰ اپنے تمام بندوں کے ظاہری و باطنی احوال سے بخوبی واقف ہے۔

(۲) خاصہ: یعنی اللہ رب العزت کسی بندے سے محبت کرنے لگے' اس کی دعاؤں کو قبول فرمانے لگے نیز مصائب و شدائد' آفات و حوادثات سے اس کی حفاظت کرے' یہ معرفت خاص ہے جو صرف ان بندوں کے حق میں ہی ہوا کرتی ہے' جو اللہ کی یاد سے غافل نہیں رہتے' چنانچہ ایک حدیث شریف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"بندہ نوافل کے ذریعے سے برابر میری قربت حاصل کرتا رہتا ہے' یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے' میں اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے' میں اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں' جس سے وہ پکڑتا ہے' میں اس کا پاؤں بن جاؤں جس سے وہ چلتا ہے' جب وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے عطا کرتا ہوں' جب وہ مجھ سے پناہ طلب کرتا ہے تو اس کو اپنی پناہ میں لے لیتا ہوں۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کامیابی اور دنیا و آخرت کی سرخروئی کا طریقہ بیان کرتے ہوئے روایت بالا میں ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ رب العزت کو خوش کن اور پر مسرت لمحات میں یاد رکھو تو وہ دنیا و آخرت کے تکلیف دہ مواقع پر تم کو مدد و نصرت سے نوازے گا۔

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
N-91

توبہ ہمارا عظیم سہارا

مولانا محمد احمد

مکمل یکسوئی کا انتظار:

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابھی تو دنیا کے دھندوں میں پڑے ہیں' جب مکمل فراغت اور یکسوئی میسر آئے گی تو نیکی کرلیں گے۔

حضرت تھانویؒ فرماتے ہیں کہ یہ تو دنیا میں پھنس کر ہوہی نہیں سکتا کہ کبھی پوری یکسوئی مل سکے۔ لہٰذا پریشانی اور مصروفیت کی حالت میں تعلق مع اللہ کا سلسلہ شروع کردو' آہستہ آہستہ اطمینان بھی نصیب ہوجائے گا ورنہ عمر یونہی بے کار ختم ہوجائے گی اور یکسوئی وفراغت بھی نہ ملے گی۔ ایک بزرگ کہتے ہیں کہ ایک برف فروش سے مجھے بڑی عبرت ہوئی' وہ کہتا جارہا تھا:

''اے لوگو! مجھ پر رحم کرو' میرے پاس ایسا سرمایہ ہے کہ ہر لحہ تھوڑا تھوڑا ختم ہوتا جاتا ہے۔''

اسی طرح ہماری بھی حالت ہے کہ ہماری عمر ہر لمحہ برف کی طرح تھوڑی تھوڑی ختم ہورہی ہے۔

اللہ بڑا غفور الرحیم ہے:

بہت سے لوگ اس بات کو بہانہ بنا کر عمر بھر گناہوں میں پڑے رہتے ہیں کہ اللہ بڑا غفور الرحیم ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''میرے بندوں کو خبر دے دیجئے کہ میں بہت بخشنے والا بڑا ہی مہربان ہوں اور یہ بھی کہ میرا عذاب بڑا دردناک عذاب ہے۔''

اور فرمایا:

''تو اس دن نہ کوئی خدا کے عذاب کی طرح کا (کسی کو) عذاب دے گا' اور نہ کوئی ویسا جکڑنا جکڑے گا۔''

امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ اپنے گناہوں کی پکڑ سے نہ ڈرنے والا اور بغیر سبب اللہ تعالیٰ کی رحمت پر نظر کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جو اپنی لاکھوں کی کمائی آگ میں ڈال دے اور کہے کہ ہوسکتا ہے کہ میرے بیوی بچے کسی ویرانے میں جائیں اور وہاں انہیں کوئی خزانہ مل جائے یا یہ اس نا سمجھ کی طرح ہے جو چوروں کے علاقے میں رہتا ہو' اس کے گھر میں کروڑوں کا سامان موجود ہو اور وہ گھر سے جاتے ہوئے گھر کو تالا نہ لگائے اور کہے کہ ہوسکتا ہے کہ چور میرے گھر میں پہنچ کر مرجائیں' اندھے ہوجائیں' میرا گھر دیکھ ہی نہ سکیں۔ جیسے یہ سب باتیں ممکن ہیں' ایسے ہی اللہ تعالیٰ کا بخش دینا ممکن ہے' مگر اللہ تعالیٰ کے عام قانون کو چھوڑ کر اس امکان پر اعتماد کرکے گناہ کرتے رہنا حماقت ہے۔

محترم قارئین! آج ہمارے معاشرے میں بہت سے کبیرہ گناہوں کو گناہ ہی نہیں سمجھا جاتا' یا معمولی گناہ سمجھا جاتا ہے۔ لہٰذا ذیل میں چند بڑے گناہوں سے متعلق اہم باتیں اور تلافی کی صورتیں ذکر کی جاتی ہیں:

نمازوں کی قضا:

زندگی میں جو نمازیں چھوٹ گئیں وہ زبانی استغفار کے ذریعہ ذمہ سے نہیں اتر سکتیں' بلکہ ان کو قضا کرنا لازم ہے' جو نمازیں جان بوجھ کر یا غلطی سے رہ گئیں ان کا اندازہ لگایا جائے کہ کتنے سال کی نمازیں ہوں گی؟ ان نمازوں کا اس قدر اندازہ لگائیں کہ دل گواہی دے دے کہ اس سے زیادہ نمازیں نہیں ہوں گی اور ان نمازوں کو قضا کرکے لکھتے رہیں تاکہ یاد دہانی رہے' سنتوں اور نفلوں کی قضا نہیں کی جاتی' صرف فرض اور وتر کی قضا ہوتی ہے' اس لحاظ سے ایک دن کی قضا نمازوں کی کل بیس (۲۰) رکعتیں ہوتی ہیں۔ ایک دن میں اگر ایک دن کی قضا نمازیں ادا کی جاتی رہیں تو پانچ سال میں پانچ سال اور دس سال میں دس سال کی نمازیں آسانی ذمہ سے اتر جائیں گی۔

روزہ' زکوٰۃ' صدقۃ الفطر:

اسی طرح اگر کچھ سالوں کے روزے' زکوٰۃ' صدقۃ الفطر ادا نہ کرسکے ہوں تو ان کا ادا کرنا بھی لازم ہے۔ تفصیلی مسائل علمائے کرام سے معلوم کرلیں۔

مالی حقوق کی ادائیگی:

کسی کی زمین یا مال ناحق دبایا' کسی کے مال میں خیانت کی تو یہ مال وزمین صاحب حق کو واپس کرنا ضروری ہے۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"جس نے اپنے کسی بھائی پر ظلم کر رکھا ہو کہ اس کی بے عزتی کی ہو یا کچھ حق تلفی کی ہو تو آج ہی (اس کا حق ادا کرکے یا معافی مانگ کر) اس دن سے پہلے حلال کرادے جس دن نہ دینار ہوگا' نہ درہم ہوگا' اگر اس کے کچھ اچھے عمل ہوں گے تو بقدر ظلم اس سے لے لئے جائیں گے اور اگر اس کی نیکیاں نہ ہوئیں تو مظلوم کی برائیں لے کر اس ظالم کے سر کردی جائیں گی۔" (بخاری ۲/۹۶۷)

نیز فرمایا:

"جس نے ایک بالشت زمین پر ناحق قبضہ کیا' قیامت کے دن سات زمینوں کا طوق اس کی گردن میں ڈالا جائے گا۔" (صحیح بخاری:۱/۴۵۳)

آبرو کے حقوق:

اگر کسی کو ناحق مارا' رسوا کیا' گالی دی یا جسمانی یا قلبی تکلیف پہنچائی تو جس طرح ممکن ہو اس کو راضی کرے' اگر ناحق مار پیٹ کا بدلہ مار پیٹ کے ذریعہ دینا پڑے تو اسے بھی گوارا کرے' نیز یہ سمجھ لینا چاہئے کہ بندوں کے حقوق میں کوتاہی جب تک صاحب حق معاف نہ کردے اس وقت تک اللہ تعالیٰ بھی معاف نہیں فرمائیں گے۔

حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے وفات سے ۱۸ سال پہلے ۱۳۴۴ھ میں ایک مضمون شائع فرمایا' اس تحریر کے ذریعہ عام اعلان فرمایا کہ حیات مستعار کا کوئی اعتبار نہیں' خدا جانے کس وقت دنیائے فانی سے کوچ کرنا پڑے لہٰذا جس کسی کا کوئی حق میرے ذمہ ہو اور میں اس سے بے خبر ہوں' وہ مجھ سے طلب کرے یا معاف کرے۔ (فہرست تالیفات حکیم الامت صفحہ:۲۴۳)

حضرت مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ نے "تلافی مافات" کے نام سے ایک مضمون شائع فرمایا تھا' جس میں تحریر فرمایا کہ مالی حقوق کے متعلق میں نے ہمیشہ کوشش یہ کی ہے کہ اس قسم کے حقوق سے سبکدوش رہوں' البتہ ممکن ہے کسی صاحب کا کوئی مالی حق میرے ذمہ رہ گیا ہو' جسے میں بھول گیا ہوں تو براہ کرم وہ مجھے یاد دلادیں' رہے غیر مالی حقوق مثلاً کسی کو ناحق بدنی ایذا پہنچائی ہو' ان سب اہل حقوق کی خدمت میں دست بستہ نہایت لجاجت سے درخواست ہے کہ ان حقوق کا خواہ مجھ سے معاوضہ لے لیں خواہ حسبۃ للہ معاف فرمادیں' میں دونوں حالتوں میں ان کا شکر گزار رہوں گا کہ مجھ کو آخرت کے محاسبہ سے بری فرمایا۔ (وصایا ص:۱۰۵)

اس طرح کے بزرگوں کے بیسیوں واقعات ہیں' یہ وہ عقلمند لوگ تھے جن کو اللہ تعالیٰ کے آگے حاضر ہونے اور جواب دہی کا خیال ہر وقت پریشان رکھتا تھا۔

غیبت کرنا:

جس شخص کی غیبت کی ہے' اگر اس تک غیبت کی اطلاع پہنچ چکی ہو تو اس سے معافی مانگے' اگر اطلاع نہیں پہنچی تو جن لوگوں کے آگے غیبت کی ہے ان کے سامنے بھی تلافی کرے اور اس کے لئے کثرت سے دعا بھی کرے' یہاں تک کہ یہ یقین ہوجائے کہ اس دعا کو جب وہ دیکھے گا تو ضرور خوش ہوجائے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ تم نے جس کی غیبت کی ہے' اس کے لئے استغفار کرو' یوں کہو: "اللھم اغفرلنا ولھم" (اے اللہ ہماری اور اس کی مغفرت فرما)۔" (مشکوٰۃ ص:۴۱۵)

نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک عجیب مضمون کی دعا منقول ہے:

"یا اللہ! میں تجھ سے وعدہ لیتا ہوں جسے تو ہرگز نہ توڑنا کہ میں بھی آخر بشر ہوں' سو جس کسی مسلمان کو میں تکلیف دوں یا اسے برا بھلا کہوں یا اسے ماروں پیٹوں یا اسے بددعا دوں تو اس (سب) کو اس کے حق میں رحمت اور پاکیزگی اور قربت کا ذریعہ بنانا' جس سے تو اس کو مقرب بنالے۔"

یہود ونصاریٰ کی مشابہت:

آج کے مسلمان نے اپنے تشخص اور اپنے پیارے دین اسلام کی امتیازی علامات کو چھوڑ کر یہود ونصاریٰ کی نقالی شروع کردی' حتیٰ کہ شکل وشباہت' وضع قطع' لباس' بالوں کی تراش خراش' معاشرت وتہذیب اور احساسات وجذبات میں یہودیوں' نصرانیوں کے سانچہ میں ڈھل گیا' یہ ایک قوم کی ہلاکت کی نشانی ہے' مسلمان کو تو نماز کی ہر رکعت کے لئے یہ دعا بتلائی گئی: "غیر المغضوب علیھم ولا الضالین." (اے اللہ! یہود ونصاریٰ کی راہ پر نہ چلانا)۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس شخص نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی تو وہ انہی میں ہے۔" (ابوداؤد ۲/۲۰۳) لہٰذا ہمیں یہود ونصاریٰ کے بجائے حضرات صحابہ وصحابیات رضی اللہ عنہم کو نمونہ بنانا چاہئے تاکہ قیامت کے دن ہمارا ان کے ساتھ حشر ہو۔

☆☆..............☆☆

ماحول کے اثرات

بخاری شریف کی روایت ہے:

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نیک اور بد ساتھی کی مثال مشک بیچنے والے اور بھٹی دھونکنے والے کیسی ہے مشک بیچنے والا تمہیں مشک دے گا یا تم اس سے خریدو گے یا (کم از کم) یہ کہ جب تک اس کے پاس رہو گے اچھی خوشبو ملے گی اور بھٹی دھونکنے والا یا تو تمہارے کپڑے جلاوے گا یا بدبو ملے گی۔"

علامہ حکیم راغب اصفہانی اپنی کتاب "الذریعۃ الی مکارم الشریعۃ" میں صفحہ ۲۵۵/۵۶ پر لکھتے ہیں:

"انسان کے لئے ضروری ہے کہ نیکوں کا ساتھ اختیار کرنے کی بھرپور کوشش کرے کہ نیکوں کا ساتھ بروں کو اچھا بنادیتا ہے ایسے ہی جیسے بروں کا ساتھ اچھوں کو برا بنادیتا ہے بعض اہل علم اور دانشمندوں کا کہنا ہے کہ جو نیک لوگوں کے ساتھ بیٹھے گا اس کو ان کی برکت حاصل ہوگی اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کے ساتھ بیٹھنے والا محروم و بدنصیب نہیں ہوتا' چاہے کتا ہی کیوں نہ ہو جیسے اصحاب کہف کا کتا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اور ان کا کتا چوکھٹ پر دونوں اگلے پاؤں پھیلائے ہوئے ہے۔"

اسی لئے اہل علم و تجربہ کہتے ہیں کہ نو عمروں کو بے وقوفوں کے ساتھ بیٹھنے نہ دو۔

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ برے آدمی کے ساتھ نہ رہو کہ وہ اپنے برے عمل کو تمہاری نظروں میں اچھا دکھائے گا اور چاہے گا کہ تم

مولانا شمس الحق ندوی

بھی اس جیسے بن جاؤ' یہ وہ کھلی ہوئی بات ہے جو برابر تجربہ میں آتی رہتی ہے کہ بروں کا ساتھ اختیار کرنے والے برائی ہی کی راہ پر چل پڑتے ہیں۔

اسی لئے یہ حکم ہے کہ اس کے ساتھ رہو جس کا دیکھنا تم کو اللہ کی یاد دلائے' اور اس کی باتیں تمہارے اچھے عمل کو بڑھاتی رہیں۔

بروں کے ساتھ بیٹھنے سے اس لئے بھی روکا جاتا ہے کہ اس کی بری عادت غیر محسوس طریقہ پر تمہارے اندر پیدا ہوتی جائے گی اور تمہیں اس کا پتہ بھی نہ چلے گا۔

ساتھی کا اثر اس کی باتوں اور عمل ہی سے نہیں پڑتا بلکہ اس کو دیکھنے کا بھی اثر پڑتا ہے' اس کی اچھی یا بری عادتیں انسان پر اثر ڈالتی رہتی ہیں' جیسے کسی خوش دل اور ہنس مکھ آدمی کو دیکھ کر دل پر اثر پڑتا ہے کہ بجھا ہوا اور رنجیدہ آدمی بھی اس کے پاس بیٹھ کر خوش ہو جاتا ہے اور اپنا غم بھول جاتا ہے' لیکن جب غمگین آدمی کو دیکھتا ہے تو وہ بھی رنجیدہ ہو جاتا ہے' اس کے غم کا اثر اس کے دل پر بھی پڑتا ہے:

"آزردہ دل آزردہ کند انجمنے را"

ترجمہ: "ایک رنجیدہ شخص پوری مجلس کو رنجیدہ بنا دیتا ہے۔"

یہ بات صرف انسانوں ہی میں نہیں پائی جاتی بلکہ دوسرے جانوروں حتیٰ کہ نباتات' پیڑ پودوں میں بھی پائی جاتی ہے' قوی اور مضبوط اونٹ کمزور و پست ہمت اونٹوں کے ساتھ رہ کر پست ہمت ہو جاتا ہے' خوشبو کا تر و تازہ پودہ مرجھائے ہوئے پودوں کے پاس ہونے کے سبب مرجھا جاتا ہے جیسا کہ ماہرین نباتات کا تجربہ ہے۔

عام مشاہدہ ہے کہ پانی اور ہوا بھی قریب میں پڑے ہوئے مردار سے متاثر ہو جاتے ہیں' ان میں بھی بدبو اور جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں' یہ ایک ایسی حقیقت ہے کہ جس شخص کو ذرا بھی تجربہ ہو اس کو تسلیم کرلے گا' جب یہ چیزیں قربت کا اتنا اثر قبول کرتی ہیں تو پھر جو ان سب میں ممتاز' باشعور اور ماحول کا زیادہ اثر قبول کرنے والا

ہے وہ کیسے صحبت کے اثر سے محفوظ رہ سکتا ہے؟

لہٰذا صالحین کی صحبت اختیار کرنا اور برے لوگوں سے دور رہنا اپنی سیرت کو سنوارنے کے لئے اتنا ہی ضروری ہے جتنا بہتر اور تازہ غذا جسم کے لئے۔

اس وقت ہم جس ماحول میں سانس لے رہے ہیں وہ بے حیائی و فحش کاری' ناچ گانے' نہایت گندی تصویروں' گھناؤنے بورڈ و اشتہارات کا کیسا حیا سوز اور انسانیت سوز ماحول ہے' اس ماحول میں نوخیز نسل حتی کہ معصوم بچوں تک پر کتنا غیر معمولی اثر پڑ رہا ہے' ہم اس کا اندازہ نہیں لگا سکتے' اس لئے اس کی شدید ضرورت ہے کہ ہم اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت اور اس گندے ماحول سے بچانے کی اتنی ہی فکر کریں بلکہ اس سے بڑھ کر جتنا وبائی امراض کے زمانہ میں بیماریوں کے جراثیم سے بچانے کی فکر کرتے ہیں' حد یہ کہ اب موبائل تک میں یہ برائیاں سرایت کر گئی ہیں اور نوجوانوں کے لئے ایک خطرہ بن گئی ہیں جیسا کہ بعض مضامین سے اس کے خطرہ کا کچھ اندازہ ہوا' یہی چیزیں جو آج ہمیں اچھی اور سہولت کی معلوم ہو رہی ہیں اگر ان کا استعمال فکر و ہوش مندی کے ساتھ نہ کیا گیا تو ہماری نئی نسل کا مستقبل دہریت و لادینیت کے خطرہ میں پڑ جائے گا' لہٰذا ان چیزوں سے حفاظت و بچاؤ کی جو بھی ممکنہ کوششیں ہوں وہ کرنا ضروری ہیں۔

اس وقت دنیا کا جو سیاسی ماحول ہے اسی پر ذرا غور کر لیا جائے تو اندازہ ہوتا ہے کہ ماحول اور حالات اپنا کیا اثر ڈالتے ہیں؟

دنیا کے حالات' دین مخالف تحریکات اور دین دشمن سرگرمیوں سے اہل علم و دین کا واقف ہونا بہت ضروری ہے لیکن اس سے ایسی دلچسپی کہ ہر وقت اسی کا چرچا' ہر وقت وہی باتیں غیر شعوری طور پر ہمارے وقت کا اتنا بڑا حصہ لے لیتی ہیں کہ دوسرے مثبت دینی و تعلیمی کاموں کو متاثر کرتی ہیں' حد یہ ہے کہ کھیل جیسی تفریحی چیز جب اس کا قابل میچ شروع ہوتا ہے تو پڑھے لکھے اور دینی حلقہ میں بھی اکثر موضوع گفتگو بنا رہتا ہے' جو ہمارے وقت کا بڑا حصہ تبصروں ہی میں ضائع کر دیتا ہے' یہ انسانی کمزوری ہے کہ جو غلط چیزیں دھیرے دھیرے دبے پاؤں آتی ہیں اور زندگی میں داخل ہو جاتی ہیں ان کی برائی کا خیال نہیں آتا۔

حضرت سید احمد شہیدؒ نے جب دہلی کا سفر کیا اور پھر اس کے اطراف میں دعوتی سفر فرمایا تو بڑے بڑے علماء و مشائخ کی موجودگی میں بہت سی غیر شرعی رسمیں جاری تھیں اور ادھر ذہن نہیں جاتا تھا' صرف ایک مثال کافی ہے:

"جب سید صاحب کاندھلہ تشریف لے گئے تو اس وقت مولوی ابوالحسن صاحب سن رسیدہ تھے (مفتی الٰہی بخش کے صاحبزادے) ان کے صاحبزادے نورالحسن آٹھ دس برس کے تھے اور زیور پہنے ہوئے تھے' جب سید صاحب تشریف لائے تو صاحبزادہ صاحب آ کر بیٹھ گئے' سید صاحب نے فرمایا: مولانا! یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: "بندہ زادہ"۔ فرمایا: یہ کیا پہنے ہوئے ہیں؟ کیا یہ جائز ہے؟ کچھ ایسی تقریر فرمائی کہ وہ شرمندہ ہوئے اور اسی وقت انہوں نے اس کو اتروا ڈالا' عورتوں نے بہت دند مچایا کہ: یہ نئے مولوی کہاں سے آئے ہیں؟ ہمارے مولویوں نے بھی نہیں منع کیا۔ اب نئی کتابیں بنی ہیں؟ جو پہلے تھیں وہی اب بھی' سید صاحب نے فرمایا: واقعی کتابیں تو وہی اب بھی ہیں' جو پہلے تھیں لیکن ہم نہیں جانتے کہ ہم کو کیا ہو گیا تھا۔"

(سید احمد شہیدؒ صفحہ ۱۷۰،۱۷۱)

حضرت سید احمد شہیدؒ کے زمانے میں بڑے بڑے مشائخ موجود تھے لیکن سلام مسنون کا طریقہ متروک تھا اور چونکہ اس طرح کی چیزیں معاشرہ میں اس طرح رچ بس گئی تھیں کہ ادھر ذہن تک نہیں جاتا تھا' نکاح بیوہ اور فرضیت حج سے انکار عام بات تھی۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت سید احمد شہیدؒ سے تجدید کا کام لیا اور بڑے بڑے مشائخ نے جن کے ہزاروں مرید تھے سید صاحب کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیا اور ایسی کایا پلٹ ہوئی کہ تجدید و احیاء سنت کی باد بہار چلنے لگی۔

بقول حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوریؒ کے حضرت سید صاحبؒ پر شوق شہادت غالب تھا' ورنہ ہندوستان میں بدعت کا نام نہ رہ جاتا۔ (یہ بات حضرت مفکر اسلام مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کی زبانی سنی' الفاظ میں کچھ فرق ہو سکتا ہے)۔

مذکورہ بالا تحریر کا مقصد یہ ہے کہ ماحول جب اتنے پاکیزہ نفوس سے متاثر ہو جاتے ہیں تو عام مسلمانوں کا کیا ذکر؟ لہٰذا نوخیز نسل کے لئے حتی الامکان برے اور اچھے ماحول کی فکر کرنا ضروری ہے ورنہ ان کا دین و ایمان خطرہ میں پڑ جائے گا' اسی طرح بڑی عمر کا آدمی بھی جیسا کہ حدیث مذکور سے معلوم ہوتا ہے' جس سے مضمون کی ابتدا ہوئی ہے اگر غلط اور بگڑے ہوئے لوگوں کے ساتھ رہے گا' ان کے ساتھ اس کا اٹھنا بیٹھنا ہوگا تو قطعی طور پر ان سے متاثر ہوگا' اچھے اور نیک لوگوں کے ماحول میں رہے گا تو اثر قبول کرے گا' یہ ایک طے شدہ بات ہے کہ انسان ماحول سے متاثر ہوتا ہے' لہٰذا اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی مجالس میں حاضری تعمیر سیرت کے لئے ضروری ہے۔ یہ ممکن نہ ہو تو ایسے خاصان خدا کے حالات و ملفوظات اور تذکروں کا پڑھنا ضروری ہے۔

☆☆☆☆☆

علم و دانش کا بحر بیکراں

☆...... تین شخص قیامت میں اللہ پاک سے ہم کلامی کا شرف حاصل کریں گے: وہ شخص جس کے دل میں کبھی زنا کا خیال نہ آیا ہو' وہ شخص جس نے اپنی کمائی کو کبھی سود سے آلودہ نہ کیا ہو' وہ شخص جس نے کبھی ایک دوسرے سے چغل خوری نہ کی ہو۔

☆...... تین آدمیوں کو اللہ محبوب رکھتا ہے: اس شخص کو جو رات کو اٹھ کر کلام اللہ کی تلاوت کرتا ہے' اس شخص کو جو اپنے ہاتھ سے صدقہ دے اور اس کے بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو' اس شخص کو جس کے ساتھی اسے میدان جنگ میں چھوڑ کر بھاگ گئے ہوں اور وہ تنہا دشمن کی طرف بڑھ رہا ہو۔

☆...... تین صفات جس میں ہوں گے' اللہ تعالیٰ اس کو اپنے دامن رحمت میں جگہ دے گا اور جنت میں داخل کرے گا: جو شخص نعمتوں پر شکر ادا کرے' جو شخص قدرت کے باوجود معاف کر دے' جو غصے کی حالت میں صبر و ضبط سے کام لے۔

☆...... تین آدمیوں کے متعلق نہ پوچھو' ان کا برا حشر ہوگا: اس شخص کے متعلق جس نے جماعت سے علیحدگی اختیار کی اور اپنے امام کی نافرمانی اور گناہ کرتے موت آ گئی' وہ غلام جو بھاگ گیا ہو' پھر اس کا انتقال اسی حالت فرار میں ہو گیا' وہ عورت جس کا شوہر اس سے دور تھا مگر وہ اس کے اخراجات برداشت کرتا رہا' پھر وہ اس کی عدم موجودگی میں بناؤ سنگھار کرتی رہی۔

☆...... تین چیزیں ایسی ہیں جنہیں ترک نہیں کیا جا سکتا: والدین کے ساتھ نیکی' خواہ وہ کافر

قاضی اسرائیل گڑنگی

ہی کیوں نہ ہو' وفائے عہد' خواہ جس سے عہد کیا وہ کافر ہی ہو' امانت داری' خواہ امانت کا مالک کافر ہی کیوں نہ ہو۔

☆...... تین چیزیں ایمان کی نشانیاں ہیں: تنگدستی میں سخاوت کرنا' عالم کو سلام کرنا' اپنے خلاف فیصلہ کرنا۔

☆...... تین چیزوں کا دیکھنا بینائی کی قوت کو بڑھاتا ہے: سبزہ' آب رواں' حسین چہرہ (بشرطیکہ اس کا دیکھنا جائز ہو)۔

☆...... تین چیزیں ایسی ہیں جن کے ذریعے انسان دنیا و آخرت کی نعمتیں حاصل کر سکتا ہے: مصیبت پر صبر کرنا' قضائے الٰہی کو پسند کرنا' عیش کے زمانہ میں دعا کرنا۔

☆...... اللہ پاک تین آدمیوں کی کوئی شے قبول نہیں کرتا: نافرمان بیٹے کی' احسان جتانے والے کی' تقدیر کا انکار کرنے والے کی۔

☆...... قیامت کے دن اللہ پاک تین آدمیوں سے بات بھی نہیں کرے گا: اس شخص سے جو قسم کھا کر اپنی چیز کی قیمت خرید زیادہ بتائے' دوسرا وہ شخص جو اپنے مسلمان بھائی کا مال غصب کرنے کے لئے جھوٹی قسم کھائے' اس شخص سے جس کے پاس فالتو پانی ہو اور وہ دوسروں کو نہ دے۔

☆...... تین گناہ ایسے ہیں جن کی موجودگی میں کوئی نیکی نفع نہیں پہنچا سکتی: شرک باللہ' والدین کی نافرمانی' جہاد سے فرار۔

☆...... تین چیزیں مسلمانوں پر لازم ہیں (یعنی ان کے لئے بہتر ہیں): جمعۃ المبارک کے دن غسل' مسواک' خوشبو کا استعمال۔

☆...... تین باتوں میں تاخیر نہ کرو۔ نماز میں' جنازے میں' بیوہ کی شادی میں۔

☆...... تین چیزیں دین کے لئے سخت خطرہ

ہیں: بدکار فقیہ، ظالم حاکم اور جاہل مجتہد۔

☆...... تین مقام ایسے ہیں، جہاں دعا رد نہیں ہوتی: انسان ایک ایسے بیابان میں ہو، جہاں اس کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہ دیکھ رہا ہو، اس وقت وہ کھڑا ہو، نماز پڑھے اور دعا کرے، جس وقت جنگ میں سب ساتھی بھاگ گئے ہوں اور وہ تن تنہا میدان میں کھڑا ہو اور دعا کرے، جب بندہ آدمی رات کے وقت دعا کرے۔

☆...... اللہ تعالیٰ تین آدمیوں کی دعا رد نہیں کرتا: روزے دار کی جب تک وہ افطار نہ کرے، مظلوم کی جب تک اسے ظلم سے نجات نہ مل جائے، مسافر کی جب تک وہ اپنے گھر واپس نہ آجائے۔

☆...... تین چیزیں حق ہیں: جو کسی کے ظلم و زیادتی کو معاف کردے، اللہ اس کی عزت بڑھائے گا، جو سوال کرے گا، اللہ اسے اور محتاج کرے گا، جو رضائے الٰہی کے لئے صدقہ دے گا، اللہ اسے کثرت مال عطا کرے گا۔

☆...... تین چیزیں قرب قیامت کی دلیل ہیں: آبادیوں کا اجڑنا، ویرانوں کا آباد ہونا، نیک کا بد ہو جانا اور بد کا نیک ہو جانا۔

صحیح بخاری میں حضرت انسؓ سے مروی ہے:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر دعا یہ تھی: اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور آگ کے عذاب سے بچا۔"

☆☆......☆☆

قادیانیت نبوت محمدیہ سے بغاوت کا نام ہے

کراچی (نمائندہ خصوصی) قادیانیت نبوت محمدیہ سے بغاوت کا نام ہے۔ قادیانی تعلیمات کے مطابق مرزا غلام احمد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا جنم ہے۔ عیسیٰ مسیح اور امام مہدی دو مختلف شخصیات ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی ان دونوں میں سے کوئی بھی نہیں ہے۔ اس کی جانب سے رمضان میں سورج گرہن اور چاند گرہن کو اپنی نبوت کی علامت کے طور پر پیش کرنا کذب اور دروغ گوئی ہے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا نذیر احمد تونسوی، مولانا سعید احمد جلال پوری، مولانا مولا بخش، قاری فیض اللہ چترالی، مولانا نعیم احمد حلیمی، محمد انور اور دیگر نے کیا۔ وہ مسجد حبیبیہ تین ہٹی، مدرسہ حسن القرآن گلشن اقبال میں تراویح میں ختم قرآن کی تقریب سے خطاب کررہے تھے۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ قادیانیت دراصل سیاسی طور پر اسلام کو ناقابل تلافی نقصان پہنچانے کی کوشش کرنے والی ایک تحریک ہے جو بین الاقوامی سطح پر اسلام اور پاکستان کے مفادات کے خلاف کام کررہی ہے۔ پسماندہ علاقوں میں مسلمان نوجوانوں کو گمراہ کرکے قادیانی بنانے کے لئے قادیانی جماعت ایک بہت بڑا فنڈ خرچ کررہی ہے۔ غربت زدہ علاقوں کی فلاح و بہبود کے بجائے قادیانی کوشش کررہے ہیں کہ وہاں رہنے والے مسلمانوں کو جبراً دین حق سے دور کردیا جائے۔ اس موقع پر انہوں نے اس عزم کا ارادہ کیا کہ ظلم اور جبر کے ذریعہ قادیانیت کی تنفیذ کی کوششوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جائے گا اور اسلام پر کوئی آنچ نہیں آنے دی جائے گی۔

قادیانی ارتدادی سرگرمیوں کے ذریعہ مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش نہ کریں

کراچی (نمائندہ ختم نبوت) قادیانی ارتدادی سرگرمیوں کے ذریعہ مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش نہ کریں۔ اقلیتیں آئین اور قانون کی پابندی کریں اور ملکی استحکام اور سالمیت کو نقصان نہ پہنچائیں۔ اسلام اور پاکستان کے خلاف کام کرنے والے ملک و ملت کے دشمن ہیں۔ قرآنی تعلیمات کو اپنی زندگیوں میں عملی طور پر نافذ کیا جائے۔ ممتاز علمائے کرام کی زیر نگرانی منعقد ہونے والے درس قرآن کے اجتماعات اسلامی آگہی کے فروغ کا باعث بنتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا نذیر احمد تونسوی، قاری محمد عثمان ارشد، حافظ محمد سعید لدھیانوی، مولانا ضیاء الدین آزاد نے کیا۔ وہ گلشن اقبال میں تراویح میں ختم قرآن کی تقریب سے خطاب کررہے تھے۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ بعض علاقوں میں قادیانی آئین اور قانون کو پامال کرتے ہوئے غیر اسلامی سرگرمیوں میں ملوث ہیں اور بعض سیاسی تنظیموں کی پشت پناہی کی وجہ سے وہ مسلمانوں کو ہراساں کررہے ہیں جس کی وجہ سے اندیشہ ہے کہ مسلمانوں میں اشتعال پیدا ہو، جس کی تمام تر ذمہ داری قادیانی گروہ پر عائد ہوگی۔ اقلیتوں سے بڑھ کر حقوق طلب کرنے والے قادیانی آئین کو پامال کرکے کس منہ سے یہ حقوق طلب کرتے ہیں؟ نوجوانوں کو چاہئے کہ وہ دین اسلام کی تبلیغ بھرپور انداز میں کریں اور قادیانیوں کی غیر اسلامی سرگرمیوں کو آئین اور قانون کے دائرہ میں رہتے ہوئے روکیں اور مسلمانوں میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کا شعور پیدا کریں۔

مرسلہ: مولانا محمد نذر عثمانی

خواتین کی ملازمت

کے دینی و دنیوی نقصانات

ذرائع ابلاغ پر اکثر آپ کو اس طرح کے جملے سننے کو ملیں گے کہ خواتین آبادی کا نصف بلکہ اس سے بھی زیادہ ہیں لہٰذا جب تک خواتین اقتصادیات میں حصہ نہیں ڈالیں گی معیشت مضبوط نہیں ہوگی۔ آبادی کے اس نصف بہتر کو مردوں کے شانہ بشانہ کام کرنا چاہئے۔ اس ماحول کی بدولت خواتین سرکاری و غیر سرکاری دفاتر اور کاروباری حلقوں میں ایگزیکٹو نمائندگی کی خواہاں ہیں اور کچھ پہلے ہی خالص مردانہ پیشے اختیار کر چکی ہیں۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ تمام حکومتی حلقوں میں خواتین کو ۳۳ فیصد نمائندگی دی جارہی ہے جو کہ دنیا میں کسی بھی ملک سے تناسب میں بہت زیادہ ہے۔ عورت کے حقوق اور اس کی اقتصادی آزادی کے نعرہ سے متاثر لوگ اس امر کو زیر غور رکھیں کہ اس نظام کو عورت کو گھر سے نکالے یا ووٹ کا حق دیئے ستر اسی سال سے زیادہ عرصہ نہیں گزرا اور وہ دیکھیں کہ دفاتر و بازاروں میں خوار کرکے انہوں نے عورتوں کی خیرخواہی کی ہے یا اس پر ظلم کے مرتکب ہوئے ہیں؟ خواتین کو حکم اور جج مقرر کرنے والے بتائیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی خواتین عمال اور قاضی مقرر کی تھیں؟

ملٹی نیشنل کمپنیوں کی کافرہ چیف ایگزیکٹو آفیسر سے متاثر لوگ یہ بتائیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے تجارتی قافلے خواتین کی سرکردگی میں روانہ کئے اور کتنے کاروباری ادارے خواتین کی نگرانی میں دیئے۔ امریکی خواتین کمانڈوز سے متاثر افراد یہ مت بھولیں کہ ان کے اپنے سروے کے مطابق ۶۰ سے ۷۰ فیصد فوجی خواتین اپنی مرضی سے یا مرضی کے خلاف اپنی عزت سے ہاتھ دھو بیٹھی ہیں اور بقایا ۳۰/۴۰ فیصد بھی اس عمل سے گزر رہی ہیں اور گزرتی رہتی ہیں لیکن انہوں نے اس کی رپورٹ نہیں کی۔

ابوتراب بن یوسف

مغرب زدہ لوگوں کو اللہ سے ڈرنا چاہئے کہ ایسا ماحول اور اس سے پیدا ہونے والے افراد مرد و زن نے ترقی نہیں کی بلکہ اللہ کی رحمت کے اٹھ جانے اور اس کے غضب، لعنت اور عذاب کا سامان پیدا کیا ہے۔

اب ان لوگوں سے کوئی پوچھے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی کی ہے کہ معیشت کی بہتری یعنی رزق کی زیادتی کے لئے ضروری ہے کہ خواتین کو پیسہ کمانے کی مشین بنایا جائے؟ جبکہ قرآن و حدیث میں رزق کی کمی و زیادتی کی تمام وجوہات بیان کی گئی ہیں اور ان میں یہ وجہ کہیں نظر نہیں آئے گی۔ رزق میں تنگی اللہ کی ناشکری اور اس کی نازل کردہ وحی کی تکذیب سے آتی ہے جبکہ رزق میں کشادگی رب العالمین کی شکرگزاری، اطاعت اور تقویٰ سے حاصل ہوتی ہے۔

اس کے علاوہ دین الٰہی کی اشاعت، اس کی ترویج اور اس کے راستے میں جدوجہد اور جہاد فی سبیل اللہ فراخی رزق کا پیش خیمہ ہے جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"میرا رزق میرے نیزے کی انی کے سائے تلے رکھا گیا ہے۔"

اس کے علاوہ قرآن مجید کے درج ذیل حوالہ جات بھی اس سلسلے میں زیر مطالعہ لانے سے اس حقیقت کو سمجھا جاسکتا ہے۔

۱:......النحل:۱۱۲، ۲:......البقرۃ:۲۶۸،
۳:......العنکبوت:۶۲-۶۴، ۴:......(طٰہٰ:۱۲۴)،
۵:......الانعام:۱۳۷، ۶:......ابراہیم:۷،
۷:......المائدہ:۶۶۔

شیطان ایسے لوگوں کو جو خالق کائنات کے اصول و ضوابط کو پس پشت ڈالتے ہیں، گمراہ کرتا ہے۔ ایسے لوگ اپنے مسائل کا حل اپنی ناقص عقل اور فلسفوں کے ذریعے تلاش کرتے ہیں۔ شاید یہ اللہ تعالیٰ سے سبقت لے جانا چاہتے ہیں۔ یہ لوگ دراصل شیاطین کے زیر اثر ہیں اور اس سے دوستی لگاتے ہیں۔ نتیجتاً شیطان ان کو جھوٹے وعدے دیتا ہے اور غیر فطری باتیں القاء کرتا ہے جس کے ذریعے

یہ لوگ خسارے کا شکار ہیں اور اپنی جانوں پر خود ظلم کر رہے ہیں اور پوری دنیا کو معصیت اور فساد میں مبتلا کرنے کا ذریعہ ہیں۔

روزی کے لئے کوشش کرنے کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے مرد پر عائد کی ہے۔ سورۂ بقرہ میں ارشاد ہے:

"اور والد کے ذمہ ان کا کپڑا ہے جو دستور کے مطابق ہو۔" (البقرہ:۲۳۳)

یہی مضمون سورۂ طلاق آیت نمبر ۶' اور سورۂ نساء آیت نمبر ۳۴ سے بھی عیاں ہے' اس کے علاوہ مندرجہ ذیل احادیث میں بھی صادق و مصدوق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کے ذمہ نان ونفقہ اور عورت کے لئے گھر کی مسئولیت و ذمہ داری کا ذکر کیا ہے۔

۱:......حکیم بن معاویہ قشیری سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے کہا:

"اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! بیوی کا خاوند پر کیا حق ہے؟ فرمایا: اس کو کھلاؤ جب خود کھاؤ اور اس کو پہناؤ جب خود پہنو' اس کو منہ پر نہ مارو اور اس کو برا مت کہو اور اس سے جدائی نہ کرو مگر گھر میں۔" (احمد' ابوداؤد' ابن ماجہ' بحوالہ مشکوٰۃ باب عشرۃ النساء)

۲:......عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"خبردار! تم میں سے ہر ایک اپنی رعیت کا نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے متعلق سوال کیا جائے گا' وہ امام جو لوگوں پر حاکم ہے' نگہبان ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق سوال کیا جائے گا' آدمی اپنے گھر والوں پر نگہبان ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق سوال کیا جائے گا' عورت اپنے خاوند کے گھر پر اور اس کی اولاد پر نگہبان ہے اور اس سے ان کے متعلق سوال کیا جائے گا اور مرد کا غلام اس کے مال پر نگہبان ہے اور اس سے اس کے متعلق سوال کیا جائے گا' خبردار! تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔" (متفق علیہ)

۳:......حجۃ الوداع کے موقع پر جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے حقوق کے بارے میں نصیحت کی' وہاں پر ان کی روٹی اور کپڑے کی ذمہ داری مردوں پر عائد فرمائی۔ فرمایا:

"تم پر ان کا کھانا اور لباس ہے دستور کے مطابق۔" (رواہ مسلم)

جو لوگ خواتین کو اس چیز کی تکلیف دیتے ہیں جس کا انہیں مکلف نہیں بنایا گیا تو وہ شیطان کے زیر اثر ایک بات خود گھڑتے ہیں اور اس کا ذکر قرآن وحدیث میں کہیں نہیں ملتا۔ اس کے برعکس آیت کے مطابق:

"اے ایمان والو! اگر تم کافروں کی بات مانو گے تو وہ تمہیں تمہاری ایڑیوں کے بل پلٹا دیں گے' پھر تم نامراد ہو جاؤ گے۔" (آل عمران:۱۴۹)

یہ لوگ سرمایہ دارانہ سودی نظام میں موجود عالم کفر' جس نے عورت کو شہوانی خواہشات کی تسکین کا ذریعہ اور تماشہ بنا کر رکھ دیا ہے' کے پیچھے چل کر دنیا و آخرت کے خسارے میں مبتلا ہیں۔

ہم نے دنیاوی ڈگریوں کو آج بہت اہم بنا لیا ہے اور اس کی پوجا شروع کر دی ہے کہ مسابقت کا دور ہے' سب بھاگ رہے ہیں' اس میں خواتین بھی شامل ہیں اور ان کو بھی مواقع فراہم کرو (جو کہ عالم کفر مہیا کرتا ہے اور یقینی بنایا کرتا ہے) تو کیوں نہ وہ بھی انجینئر' سی اے' ایم بی اے' اسپیشلسٹ' آئی ٹی اور ایگزیکٹو آفیسر بنیں' وہ اپنی طبعی ساخت اور فطری لگن کی وجہ سے پڑھائی میں مردوں پر سبقت لے جاسکتی ہیں اور اب سبقت لے جاتی ہیں تو وہ کیوں نہ یہ سب کام کریں؟ لیکن جب وہ انجینئرنگ' ایم بی اے اور سی اے وغیرہ کر کے فیلڈ میں آئے گی تو لامحالہ مردوں کے شانہ بشانہ کام کرے گی جو کہ دین اسلام کی روح اور فطرت کے منافی ہے۔

بحث اس بات پر نہیں کہ عورت اچھا گریڈ لے سکتی ہے یا نہیں؟ وہ مردوں کی طرح کام کر سکتی ہے یا نہیں؟ وہ دفتر میں اس کرسی پر کیوں نہیں بیٹھ سکتی جس پر کہ مرد بیٹھتا ہے؟ یا وہ کسی بھی مرد کی طرح کوئی مشین بنا یا چلا سکتی ہے کہ نہیں؟ ہم نے تو دیکھنا ہے کہ اس پر کیا فطری ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ جو کہ خالق ومالک ہے' نے ان کا کیا رول اور فنکشن بتایا ہے' لہٰذا اگر وہ اپنا بنیادی کردار ادا نہیں کریں گی تو معاشرے کا کیا حال ہوگا؟

خواتین خود اور ان سے دنیوی کاروبار کرانے والوں کو چاہئے کہ وہ ان پر ظلم نہ کریں۔ ان کے ذمہ جو کام ہے صرف اس کا ان سے مطالبہ کریں۔ ان کا فنکشن گھر کے اندر ہے' اگر وہ گھر میں موجود نہیں ہوں گی تو گھر کو کون سنبھالے گا اور بچوں کی تربیت

کون کرے گا؟ اگر کہا جائے کہ آیا یا بے بی سٹر ہی یہ کام کریں گے تو کیا اس طرح بچوں کو صحیح تربیت ممکن ہے؟ گھر کی ذمہ داری اور بچوں کی تربیت سے چشم پوشی کرنے والی چند لوگوں کے لئے مگر جو کہ معاشرے کی بنیادی اکائی ہے کو پس پشت ڈالنے والی اللہ تعالیٰ کو یہ بتانا چاہتی ہیں کہ اس نے نعوذ باللہ غلط ڈیزائن اور پلان کیا ہے' جو مجھے بچوں کے پیدا کرنے اور ان کے پالنے اور تربیت کے بکھیڑے میں ڈال دیا ہے جبکہ مجھے تو دفتروں اور بازاروں میں جاکر کمائی کرنا تھی اور اے اللہ! جو آپ نے بچوں کو ابتدا میں اس قدر کمزور بنایا ہے کہ مجھے ان کو کھانا' پلانا' سلانا پڑتا ہے یہاں تک کہ دس سال تک کے بچے کی انتہائی نگہداشت کرنا پڑتی ہے' غلط کیا ہے۔ (نعوذ باللہ) کیا میں بچوں کے پیچھے دس پندرہ سال برباد کردوں؟ جب تک کہ وہ اپنا خیال خود رکھنے کے قابل نہیں ہو جاتے۔ (نعوذ باللہ)

یہ ایک حقیقت ہے کہ مرد فطری طور پر ایک اچھا رہنما' منتظم اور مدبر ہوتا ہے۔ اس کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ تمام انبیاء و رسل مرد تھے' کوئی عورت نہ تھی' اس لئے کہ عورت کو نمونہ بنا کر دکھانے کی چیز نہیں بنایا جاسکتا۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

”عورت ستر ہے' جب نکلتی ہے' شیطان تاکتا ہے۔“ (ترمذی)

لہٰذا جب عورت' مردوں میں گھل مل کر کام کرے گی تو مردوں کی کارکردگی کو متاثر اور ان کے کردار کو داغدار کرے گی۔ حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

”دنیا شیریں ہے' سبز ہے اور بیشک اللہ تم کو اس میں خلیفہ بنانے والا ہے۔ (عورت ہوا خلیفہ مرد ہی ہوسکتا ہے کیونکہ مخاطب مرد ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچو دنیا سے اور بچو عورتوں سے۔ پس تحقیق اول فتنہ بنی اسرائیل میں عورتوں کے سبب تھا۔“ (صحیح مسلم)

ایک اور جگہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”عورت شیطان کی صورت میں آتی ہے اور شیطان کی صورت میں جاتی ہے۔ جب کسی کو کوئی عورت عجیب لگے تو اپنی عورت کی طرف قصد کرے' اس سے محبت کرے تو یہ اس کے دل میں آئی ہوئی چیز کو دور کردے گی۔“ (صحیح مسلم)

اب جن لوگوں نے ہر وقت غیر محرم عورتوں کو اپنے پاس موجود رکھنا ہے تو کیا وہ اللہ کی رحمت کی حالت میں ہوں گے یا شیطان کی پیروی کی حالت میں؟ اگر خواتین مردوں کے شانہ بشانہ کام کریں گی تو معاشرے میں عمومی نقصانات کا ذریعہ بنیں گی۔ اپنی طہارت' پاکیزگی' عزت' عفت اور اللہ تعالیٰ کے حکم:

”اور گھر میں ٹکی رہو اور قدیم جاہلیت کے زمانے کی طرح اپنے بناؤ سنگھار کا اظہار نہ کرو۔“ (الاحزاب:۳۳)

کو پس پشت ڈال کر مشکلات کا شکار اور اپنے اوپر ظلم کی مرتکب ہوں گی اور مردوں کو احساس کمتری کا شکار اور کمزور و بزدل بنا دیں گی۔ اگر ایسے مرد حکمران بن جائیں تو ڈرپوک اور احساس کمتری کا شکار ہونے کی وجہ سے اپنے ساتھ پوری قوم و ملت کے نقصان کا باعث بنیں گے۔ حدیث میں آتا ہے:

”حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی کہ اہل فارس نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنا امیر بنالیا ہے' تو آپ نے فرمایا: وہ قوم ہرگز فلاح نہیں پائے گی' جس نے اپنے معاملات پر عورت کو نگران بنالیا۔“ (بخاری شریف)

ایک اور حدیث میں ہے:

”ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس وقت تمہارے امیر نیک اور تمہارے غنی سخی اور تمہارے امور باہمی مشورے کے ساتھ ہوں' اس وقت زمین کی پشت تمہارے لئے زمین کے پیٹ سے بہتر ہے اور جس وقت تمہارے امیر شریر اور تمہارے غنی بخیل اور تمہارے امور عورتوں کی طرف سپرد ہوں اس وقت زمین کا پیٹ تمہارے لئے اس کی پشت سے بہتر ہے۔“

(ترمذی بحوالہ مشکوٰۃ باب الامارۃ)

جس قوم کے مرد کاہل اور سست ہو جائیں' ان ہی کے معاملات عورتوں کے ہاتھ میں جاتے ہیں۔ جو مرد چند روپوں کی ڈبل روٹی اور درجن انڈوں کے لئے اپنی بیوی کو بازاروں میں ذلیل کرائے اور اپنے کاروباری شریک سے اجتناب کرنے کے لئے اپنی جوان بیٹی کو دروازے پر بھیج دے' وہ قوم کی عزت اور ترقی کا باعث بنیں گے؟ کیا آج ہم یہ تصور کرسکتے ہیں کہ ایک نبی کی امتی کہلانے والی کا فروں جیسا لباس پہنے' سینہ تانے' ہاتھ میں پرس پکڑے' مکہ و مدینہ کی گلیوں میں رواں دواں ہو؟ زندہ اور غالب

قومیں اپنے مردوں سے ہی پہچانی جاتی ہیں' جو قومیں اپنی عورتوں سے پہچانی جانے لگیں' ان کی بے عزتی کا کیا حال ہے؟ فلپائنی ایئر لائن کی حسینہ فلپائنی لڑکی کی طرح اگر پاکستانی مسلمان لڑکی کی بھی مشہوری ہو تو کیا یہ پاکستانیوں کے لئے فخر کی بات ہے یا ڈوب مرنے کا مقام ہے؟

اسی طرح کام کرنے والی خواتین کے ہاں عموماً اولاد کم ہی ہوتی ہے' وہ بچوں کے پیدا کرنے' پرورش و تربیت کے جھنجھٹ میں نہیں پڑنا چاہتیں اور بقول ان کے اس سے ان کی جسامت متاثر یعنی مارکیٹ ویلیو کم ہو جاتی ہے' جبکہ معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"محبت کرنے والی اور زیادہ جننے والی سے شادی کرو' بے شک میں فخر کروں گا بسبب تمہاری کثرت کے' دوسری امتوں پر۔" (ابوداؤد' نسائی)

سورۂ بنی اسرائیل' سورۂ نوح کی درج ذیل آیات کے علاوہ بہت سی آیات سے عیاں ہے کہ نفری بذات خود ایک قوت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"پھر ہم نے ان پر تمہارا غلبہ لوٹایا اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کی اور بے جتھے والا بنایا۔" (سورۂ بنی اسرائیل:۶)

"اور تمہیں خوب پے در پے مال اور اولاد میں ترقی دے گا اور تمہیں باغات دے گا اور نہریں جاری کر دے گا۔"
(سورۂ نوح ۱۲)

(یعنی مال و اولاد کے ذریعہ ترقی و غلبہ دے گا)

"نوح (علیہ السلام) نے کہا: میرے رب ان لوگوں نے میری نافرمانی کی اور ان کی پیروی کی' جن کے مال و اولاد نے ان کو نقصان ہی میں بڑھایا۔"

اب جن لوگوں نے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع نہ کرنی ہو اور دین کی اشاعت کے جذبات ان کے دلوں میں نہ ہوں اور اسلام کو ان سے کسی قسم کا فائدہ نہ پہنچے تو کیا ایسے لوگ اپنے بچوں کی تربیت دین فطرت پر کریں گے؟ لہٰذا کفار کی اتباع میں آ کر اس چیز کے پیچھے پڑے ہیں جو ان کو کسی قسم کا فائدہ نہیں دیتی۔ اس حقیقت کو سورۂ نوح کی آیات میں بڑے لطیف انداز میں پیش کیا:

"اور (سیدنا) نوح نے کہا: اے میرے رب! تو روئے زمین پر کسی کافر کو رہنے سہنے والا نہ چھوڑ' اگر تو انہیں چھوڑ دے گا تو یہ تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور نہیں جنم دیں گے مگر انکار کرنے والے گناہگاروں کو۔" (نوح:۲۶'۲۷)

یعنی نقصان کرنے والا اور دین کو پس پشت ڈالنے والا تو ایک بھی بچہ پیدا کرنے کی ضرورت نہیں' لیکن جو دین کی اشاعت اور قوم کے فائدے کا موجب ہے' وہ جتنے پیدا ہو جائیں' کوئی نقصان نہیں۔

ہم خود اپنے آپ سے سوال کریں کہ اگر ہم نے دین فطرت پر اپنی اولاد کی تربیت و پرورش کرنی ہے جو کہ مادیت پرستی اور نفسانیت سے بالاتر ہوں تو کیا یہ ہمیں اور قوم و ملت کو نقصان دے گا؟

خاندانی منصوبہ بندی کا نعرہ دینے والے خود اس بات کے معترف ہیں کہ آبادی بہرحال ایک طاقت ہے اور اپنے لئے وسائل اور زمین ڈھونڈ لیتی ہے' وہ اپنے معاشرتی نظام فیل ہونے اور کم اولاد کے رجحان کی بدولت اس بات سے خائف ہیں کہ جن اقوام کی آبادی کا تناسب زیادہ ہے' ہماری کم آبادی اور گری ہوئی شرح اضافہ کی بدولت ہم پر غالب نہ آ جائیں۔ اسی لئے یہ ظالم خاندانی منصوبہ بندی پر تو اربوں ڈالر خرچ کر دیتے ہیں' لیکن اپنی اضافی گندم افریقہ کے قحط زدہ افراد کو دینے کی بجائے سمندر میں بہا دیتے ہیں کہ مارکیٹ میں زیادہ ترسیل کی وجہ سے اس کی قیمت نہ گر جائے۔ شیطان اپنے دوستوں کے ذریعے فساد پھیلاتا ہے اور ہمیں مفلسی سے ڈراتا ہے اور فحاشی کی طرف راغب کرتا ہے۔ فرمان ربی ہے:

"شیطان تمہیں مفلسی سے ڈراتا اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے اور اللہ تم سے اپنی بخشش اور فضل کا وعدہ کرتا ہے۔"

شیطان کے فریب میں آ کر ہم حلال کو چھوڑ کر حرام کے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ بین الاقوامی تحقیق نے بھی یہ بات ثابت کی ہے کہ اس سے فحاشی و بے حیائی بڑھتی ہے۔ شیطان نے حیوانی لذات کی تسکین کے متلاشی لوگوں کو بدکاری کے محفوظ طریقے سکھا دیئے ہیں۔ یعنی یہ تہذیب و ثقافت' معاشرت اور افرادی قوت کے نقصان کے ذریعے دو دھاری تلوار کا وار ہے جو کہ خصوصاً مسلمان اقوام کے لئے تجویز کیا گیا ہے۔

اب ہم ایک سادہ اور حقیقت سے قریب تر مثال جس کا مشاہدہ آپ موجودہ ماحول میں یقیناً کر رہے ہوں گے' سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ جو خاتون گھر سے باہر مردوں والے کام کرتی ہے' وہ چاہے اپنے گھر کے لئے ہزاروں روپے ماہانہ کما لے لیکن مجموعی لحاظ سے قوم و ملت کے لاکھوں کے نقصان کا باعث ہے۔ ہاں! اگر مجبوری کی وجہ سے (جو کہ حکومت کو حل کرنا چاہئے تھی اور نہیں کرتی) یا

شرعی احکام کا پاس کرتے ہوئے کوئی عزت دار پیشہ اختیار کرتی ہے جس سے کہ مسلم خواتین کو فائدہ ہو تو یہ قابل ستائش ہے اگر وہ معلمہ بن کر مسلم خواتین کی تعلیم و تربیت اور ڈاکٹر بن کر ان کے علاج معالجے کی کوشش شرعی تقاضوں کے مطابق کرتی ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

اسلام نے عورت کو پردے کی ڈھال اور گھر کی چار دیواری کا قلعہ فراہم کیا تاکہ اس میں حفاظت سے رہے اور قوم کے مستقبل کی نگہداشت کرے لیکن وہ خود غرضی اور حرص و طمع کا شکار ہو کر اپنی فطری ذمہ داریوں سے روگردانی کر رہی ہے اور اس لالچ میں وہ چاہتی ہے کہ کوئی اسے ان محفوظ چیزوں کو اختیار کرنے کے لئے بھی نہ کہے اور اس رویے کے خلاف کچھ سننے کے لئے تیار نہیں۔ وہ مغرب اور کفار کی ثقافی و ترقی کے ادھیڑ بن میں اپنے دفاعی قلعہ سے اجتناب ہی نہیں بلکہ اسے گرا دینا چاہتی ہے۔ ان کو ڈرنا چاہئے کہ اس طرح ان کو کہیں حفاظت دینے والے گھر بلکہ مطلقاً ہی گھر سے ہاتھ نہ دھونا پڑے اور یورپ و امریکہ کی طرح کسی اپارٹمنٹ میں حسرت و بے عزتی کی زندگی گزارنا پڑے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی اور ہدایت کے آجانے کے بعد اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے نمونہ کے موجود ہونے کے باوجود ہم اسے پس پشت ڈال کر اپنی ناقص عقلوں اور کفار کے فلسفوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں جس سے کہ دنیا و آخرت کا نقصان ہی بڑھ رہا ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ اپنی ہدایت اور صراط مستقیم پر گامزن کرے۔ آمین۔

☆☆..........☆☆

تبصرہ کتب

نام کتاب: احکام فقہیہ قرآن کریم کی روشنی میں

تحقیق و تالیف: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالسلام قریشی

ضخامت: ۴۱۹ صفحات

قیمت: درج نہیں۔

زیر تبصرہ کتاب' درحقیقت جامع عربیہ مفتاح العلوم حیدرآباد کے مدرس حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالسلام قریشی صاحب کا ایک علمی اور تحقیقی مقالہ ہے جو انہوں نے پی ایچ ڈی کی ڈگری کے حصول کے لئے تحریر کیا ہے' جس میں احکام فقہیہ کو قرآن کریم کی روشنی میں تحریر کیا ہے۔

کلام الٰہی قرآن پاک کا ایک بڑا حصہ اعتقادات اور عبادات و معاملات کے احکام پر مشتمل ہے اور ان آیات و احکام کو مفسرین کرام نے بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے' مگر ایک چیز جس کی ہمیشہ اہل علم حضرات تشنگی محسوس کرتے رہے وہ یہ ہے کہ ایک نوع کے احکام جن آیات سے ثابت ہوتے ہیں ان آیات کا احاطہ مشکل ہوتا ہے' چونکہ اب تک اس سلسلہ میں جتنا کچھ بھی لکھا گیا ہے' اس میں اس بات کا اہتمام نظر نہیں آتا کہ ایک نوع کے مسائل سے متعلق آیات کو ایک جگہ جمع کیا گیا ہو' بلکہ قرآن مجید میں جو آیت جس مقام پر مذکور ہے وہیں اس کے متعلق تفسیر کر دی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں زیر تبصرہ کتاب کو مولانا عبدالسلام صاحب کی بہترین کاوش قرار دیا جاسکتا ہے کہ انہوں نے ان مسائل کو جو قرآن کریم سے ثابت ہوتے ہیں فقہی کتب کی طرز پر یکجا کر دیا' جس سے ہر مسئلہ کے ماخذ کی تلاش آسان ہو گئی' اور ان مسائل پر دلائل قرآنی اور آیات قرآنی کو بھی یکجا کر دیا ہے' جس سے یہ آسانی ہو گئی ہے کہ ایک مسئلہ کے متعلق آیات استدلالیہ حلاشی کو ایک ہی جگہ پر مل جاتی ہیں۔ اس مقالہ کو جس طرز سے تحریر کیا گیا ہے وہ ایک عمدہ مثال ہے اور تحریر کو بھی انتہائی واضح اور آسان رکھا گیا ہے تاکہ ہر خاص و عام اس سے استفادہ کر سکے۔ الغرض مولانا عبدالسلام صاحب کی یہ سعی جمیل ہر لحاظ سے قابل تحسین ہے۔ اللہ تعالیٰ مولانا کی اس کاوش کو شرف قبولیت سے نوازتے ہوئے اسے عوام الناس کے لئے نفع رسانی اور مولانا کے لئے نجات اخروی کا بہترین ذریعہ اور توشہ بنائے۔ آمین۔ ☆......☆......☆

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
ASJ
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
GOLD, SILVER, BUYERS, SELLERS & ORDER SUPPLIERS
SHOP: 85, KUNDAN STREET, SARAFA BAZAR,
MITHADER, KARACHI. PHONE: 7814072-7831133

اخبار عالم پر ایک نظر

اظہار تعزیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھکر کے رہنما اور جماعت کی مجلس عمومی کے رکن ڈاکٹر دین محمد فریدی کے برادر نسبتی اور جماعتی مبلغ مولانا محمد علی صدیقی' جمال عبدالناصر شاہدؔ کے ماموں محمد سلیمان شاکر ۱۰/رمضان المبارک بمطابق ۶/نومبر کو عارضہ قلب کی شکایت کے باعث اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔نویں روزے کے افطار اور نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد دل میں درد کی شکایت ہوئی۔انہیں ہسپتال لے جانے کی کوشش کی گئی لیکن وہ راستے ہی میں جاں بحق ہوگئے۔مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ' پانچ بیٹوں اور دو بیٹیوں کو سوگوار چھوڑا۔ ادارہ مرحوم کے پسماندگان' ڈاکٹر دین محمد فریدی' جماعتی مبلغ مولانا محمد علی صدیقی' جماعتی کارکن جمال عبدالناصر شاہد سے اظہار تعزیت کرتا ہے اور قارئین سے مرحوم کے لئے ایصال ثواب اور بلندی درجات کی دعا کی درخواست کرتا ہے۔

آئندہ سال کو"سال ختم نبوت" کے طور پر منایا جائے: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

حافظ آباد(نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا ہے کہ آنے والے سال کو"سال ختم نبوت" کے طور پر منایا جائے گا۔وہ یہاں جامع مسجد قدیم میں جمعۃ المبارک کے اجتماع سے خطاب کررہے تھے۔انہوں نے کہا کہ پوری دنیا کے قادیانیوں میں کھلبلی مچی ہوئی ہے۔آئے دن اہم قادیانی حلقہ بگوش اسلام ہورہے ہیں۔ وہ دن دور نہیں جب دنیا بھر سے قادیانیت کا خاتمہ ہوجائے گا۔انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس عمومی نے قائد تحریک ختم نبوت حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ کندیاں شریف اور حضرت مولانا سید نفیس شاہ الحسینی مدظلہ پر اعتماد کرکے انہیں دوبارہ امیر اور نائب امیر منتخب کرلیا ہے۔ مذکورہ بالا مشائخ کی قیادت میں دنیا بھر میں ختم نبوت کی تحریک تیز کردی گئی ہے۔ نیز انہوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی رہنماؤں حافظ عبدالوہاب جالندھری' شمس الرحمن ضیا' رشید اختر' حاجی بشارت حیات' حافظ اللہ دتہ ساجد' علی شان سمیت کئی احباب سے ملاقات کی اور جماعتی امور پران سے مشاورت کی۔

عنقریب مرزائیت مٹ جائے گی (قاضی محمد اسرائیل گڑنگی)

مانسہرہ(نمائندہ خصوصی) باطل جب عروج پر پہنچ جاتا ہے تو حق کی آواز سے مٹ جاتا ہے۔ مرزائیت نے مرزا طاہر کے دور میں عروج کو دیکھا' اب انشاء اللہ مرزا مسرور کے دور میں مٹ جائے گی۔ مرزائیت اسلام سے بغاوت کا نام ہے۔ ہمارے اکابر نے برحق صدا کو بلند کیا تو اللہ پاک نے مدد فرمائی۔اس وقت مرزائیت ایک گالی بن چکی ہے اور ہر بچہ' ہر مرد وعورت اور ہر طبقہ کا مسلمان مرزائیوں سے نفرت کرتا ہے۔یہ نفرت ایمان کا تقاضا بھی ہے اور غیرت کا مقام بھی۔دین خیر خواہی کا نام ہے' ہم اس وقت پھر مرزائیوں کو دعوت فکر دیتے ہیں اور اعلان کرتے ہیں کہ انگریز کے وفادار اور نبی ورسول و وطن کے غدار مرزا غلام فرنگ کے دامن کو چھوڑ کر سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پرچم تلے آجائیں تو کامیاب ہوجائیں گے ورنہ دنیا بھی خراب ہوجائے گی اور آخرت بھی تباہ ہوجائے گی۔ مرزائیوں کے لئے اب بھی وقت ہے کہ وہ دامن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھام کر کامیابی حاصل کرلیں۔اب پھر طلوع سحر ہونے والا ہے۔مرزائی تیزی کے ساتھ اسلام کے سلامتی والے پرچم تلے آرہے ہیں۔عقل مند قادیانی جب اسلام قبول کررہے ہیں تو باقی بھی اسلام قبول کرلیں اور اپنی آخرت بنائیں۔جنت میں گھر تب بنے گا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت والی چادر تلے آئیں گے۔ہمارا ایمان ویقین ہے کہ آخر باطل مٹ کرکے رہے گا۔مرزائیت انشاء اللہ اب دنیا سے ختم ہوگی۔نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم کا پرچم ختم نبوت بلند ہے اور بلند رہے ہوگا۔یہ وہ پرچم ہے جو کبھی سرنگوں نہیں ہوگا۔

بم دھماکوں میں قادیانی وسامراجی قوتوں کے خفیہ ماسٹر پلان کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا: مولانا عبدالحکیم نعمانی

چیچہ وطنی (نمائندہ خصوصی) قادیانیت

اسلام اور ملک کو دیمک کی طرح چاٹ رہی ہے۔ فتنہ قادیانیت عالم اسلام کے لئے زہر قاتل ہے۔ سعودی عرب میں حالیہ بم دھماکوں میں قادیانی و سامراجی قوتوں کے خفیہ ماسٹر پلان کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے جامع مسجد فاروقیہ حیات آباد میں جمعۃ المبارک کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر حضرت مولانا قاری محمد افضل صاحب بھی موجود تھے۔ انہوں نے کہا کہ تمام مکاتب فکر کے علماء' دینی و سیاسی تنظیموں کے رہنما اپنی مشترکہ جدوجہد کے ذریعے فتنہ قادیانیت کے چہرے سے نقاب الٹ کر خانہ ساز نبوت کا پردہ چاک کریں۔ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کے خاتمہ کے لئے اپنے تمام تر وسائل کو بروئے کار لائیں۔ انہوں نے کہا کہ جرمنی کی قادیانی جماعت کے سربراہ شیخ راحیل احمد کے اسلام قبول کرنے نے مرزائی جماعت کے رہنماؤں کی قادیانیت کی ترقی کے دعوؤں کی ساری قلعی کھول دی ہے۔ قادیانی جماعت کی طرف سے شیخ راحیل کے خلاف دھمکی آمیز بیانات اور انتقامی کارروائیاں ان کے دہشت گردانہ کردار کی عکاسی کرتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ شیخ راحیل سمیت اندرون و بیرون ملک کے کثیر تعداد میں قادیانیوں کا اسلام قبول کرنا فتنہ قادیانیت کی موت ہے۔ انہوں نے کہا کہ کلیدی آسامیوں اور حساس پوسٹوں پر فائز جنونی قادیانیوں کی وجہ سے ملکی بقا و استحکام خطرہ میں پڑ گیا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا حکومت ان قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے برطرف کرے۔

مولانا عبدالحکیم نعمانی کے تبلیغی اسفار

ساہیوال (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے ضلع ساہیوال کی سطح پر تبلیغی دورے کئے۔ اس دوران انہوں نے مسئلہ ختم نبوت' حیات عیسیٰ علیہ السلام اور ظہور مہدی علیہ الرضوان کے متعلق پر مغز تقاریر کیں۔ جامع مسجد غلہ منڈی' جامع مسجد رابعہ' جامع مسجد مینار والی' مدرسہ جامعہ محمودیہ کوٹ ۸۹' جامع مسجد شیخ برکت' جامع مسجد سبیل الرحمت' جامع مسجد الحبیب' جامع مسجد عثمان غنی' جامع مسجد بلال اور جامع مسجد مدینہ سمیت اسکولوں اور کالجوں میں خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت اسلام کی روح اور ایمان کی بنیاد ہے۔ ناموس رسالت کا تحفظ ہر مسلمان کا فریضہ ہے۔ ختم نبوت کا منکر خارج از اسلام ہے' فرنگی سامراج کے اشاروں پر ناچنے والے قادیانی عناصر رفاہی وفلاحی کاموں کی آڑ میں نوجوان نسل کا ایمان لوٹ رہے ہیں' تابناک اور روشن مستقبل کا جھانسہ دے کر عوام الناس کو اسلام سے برگشتہ کرنے میں مصروف ہیں' لیکن وہ چند ٹکوں کے عوض مسلمانوں کے دلوں سے عقیدۂ ختم نبوت سے محبت کی دولت اور جذبہ جہاد کو ختم نہیں کر سکتے۔ بعد ازاں مولانا نعمانی نے قصبہ نور شاہ کا تبلیغی دورہ کیا' جامع مسجد مدینہ اور جامع مسجد چک ۶۵ میں مختلف اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مخبر صادق نے خبر دی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی علیہ الرضوان تشریف لا کر دجال اکبر کا مقابلہ کریں گے لیکن الحاد و ارتداد کی چکی میں پسے ہوئے قادیانیوں نے بعض عقلی شکوک و شبہات کے ذریعے عوام کے ذہنوں کو شکوک میں مبتلا کیا ہوا ہے۔ علاوہ ازیں مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالحکیم نعمانی کبیر شریف تشریف لے گئے۔ وہاں جامع مسجد عثمانیہ' مدرسہ تعلیم الاسلام' جامع مسجد کبیر اور مدرسہ تعلیم القرآن میں مختلف عوامی اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ۵۰۰ سے زائد کلیدی عہدے قادیانیوں کے سپرد کرنے سے ملک کی نظریاتی و جغرافیائی سرحدیں غیر محفوظ ہو گئی ہیں اور دشمنوں تک اہم راز پہنچنا آسان ہو گئے ہیں۔ ملک کے اسلامی و نظریاتی تشخص کو ختم کرنے کے لئے اسلام دشمن عناصر کو پروان چڑھایا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حدود آرڈی نینس کے خاتمہ کا مطالبہ کرنے والی ملکی و غیر ملکی لابیاں اسلام پر ہاتھ اٹھانے سے پہلے اپنے گریبان میں جھانکیں۔ حدود آرڈی نینس کسی انگریز اور استعماری قوتوں کے کالے قوانین نہیں بلکہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جاری کردہ احکامات ہیں' ان کے خاتمہ کا مطالبہ کرنے والی لابیاں اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرنا چاہتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حدود آرڈی نینس کے خلاف طوفان بدتمیزی برپا کرنے والے عناصر مرتد ہیں' حکومت پاکستان کا اولین فرض ہے کہ مرتد کی شرعی سزا' سزائے موت نافذ کرے تاکہ آئندہ کسی بے دین کو اس قسم کی لغویات بکنے کی جسارت نہ ہو۔ دریں اثناء مولانا عبدالحکیم نعمانی نے ملکہ ہانس اور عارف والا کا بھی تبلیغی دورہ کیا۔ تحصیل چیچہ وطنی میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے جان قربان کرنے کے عزم کا اظہار کیا۔ تبلیغی اسفار کے دوران انہوں نے مختلف مقامات پر مقامی جماعتوں کی رفتار کار کا بھی جائزہ لیا اور جماعتی احباب سے ملاقات اور تنظیمی امور کے حوالے سے ان سے تبادلہ خیال بھی کیا۔

رعایتی قیمت

مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

رعایتی قیمت

قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ پروفیسر محمد الیاس برنیؒ قیمت: 150روپے	مقدمہ قادیانی مذہب پروفیسر محمد الیاس برنیؒ قیمت: 75روپے	خاتم النبیین علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ قیمت: 75روپے	رئیس قادیان مولانا محمد رفیق دلاوریؒ قیمت: 100روپے	آئینہ قادیانیت مولانا اللہ وسایا قیمت: 50
تحفہ قادیانیت (جلد اول) مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ قیمت: 150روپے	تحفہ قادیانیت (جلد دوم) مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ قیمت: 150روپے	تحفہ قادیانیت (جلد سوم) مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ قیمت: 150روپے	تحفہ قادیانیت (جلد چہارم) مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ قیمت: 150روپے	تحفہ قادیانیت (جلد پنجم) مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ قیمت: 150
احتساب قادیانیت (جلد اول) مولانا لال حسین اخترؒ قیمت: 100روپے	احتساب قادیانیت (جلد دوم) مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ قیمت: 125روپے	احتساب قادیانیت (جلد سوم) مولانا حبیب اللہ امرتسریؒ قیمت: 125روپے	احتساب قادیانیت (جلد چہارم) علامہ کشمیریؒ' حضرت تھانویؒ' حضرت عثمانیؒ' حضرت میرٹھیؒ قیمت: 125روپے	احتساب قادیانیت (جلد پنجم) مولانا سید محمد علی مونگیریؒ قیمت: 125روپے
احتساب قادیانیت (جلد ششم) قاضی سلمان منصور پوریؒ' پروفیسر یوسف سلیم چشتی قیمت: 125روپے	احتساب قادیانیت (جلد ہفتم) مولانا سید محمد علی مونگیریؒ قیمت: 125روپے	احتساب قادیانیت (جلد ہشتم) مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ قیمت: 125روپے	احتساب قادیانیت (جلد نہم) مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ قیمت: 125روپے	احتساب قادیانیت (جلد دہم) مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوریؒ قیمت: 125روپے
قومی تاریخی دستاویز مولانا اللہ وسایا قیمت: 100روپے	قادیانی شبہات کے جوابات مولانا اللہ وسایا قیمت: 60روپے	رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام مولانا عبداللطیف مسعود قیمت: 100روپے	سوانح مولانا تاج محمودؒ صاحبزادہ طارق محمود قیمت: 100روپے	اٹھارہ اہم پیشگوئیاں مولانا محمد اقبال رنگونی قیمت: 20روپے

نوٹ: تحفہ قادیانیت مکمل سیٹ 600روپے' احتساب قادیانیت مکمل سیٹ 1,000

ڈاک خرچ کتب منگوانے والے حضرات کے ذمہ ہوگا

پتہ: ناظم دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' حضوری باغ روڈ' ملتان فون: 514122

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت سے تعاون

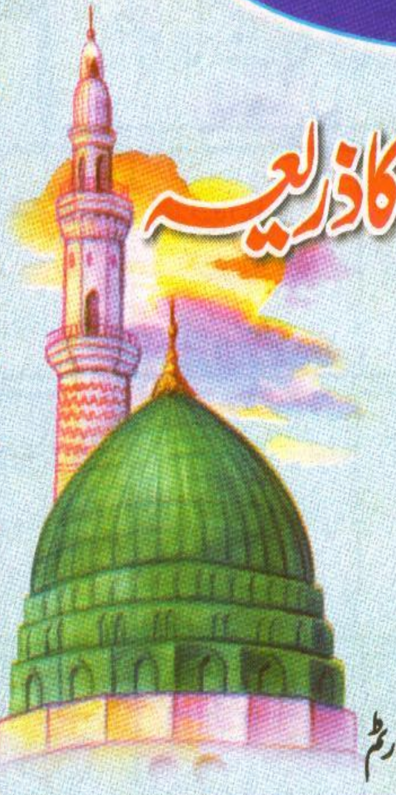

شفاعتِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوتِ اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سد باب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاترِ ختم نبوت، دار التصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام صدقاتِ جاریہ میں شرکت کے لئے

زکوٰۃ، صدقات، خیرات، فطرہ، عطیات عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کو عنایت فرمائیں

ترسیلِ زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 514122-583486 فیکس: 542277

اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان۔

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

فون: 7780337 فیکس: 7780340

اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ

نوٹ: مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں

نوٹ: رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جا سکے

اپیل کنندگان:

(مولانا) خواجہ خان محمد	سید نفیس الحسینی	(مولانا) عزیز الرحمن
امیر مرکزیہ	نائب امیر مرکزیہ	ناظم اعلیٰ